http://www. Khatme-nubuwwat.org/

علوم و فضل کے تاجور
مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۱۹ تا ۲۵ ذیقعدہ ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۵ فروری تا ۲ مارچ ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۴۰

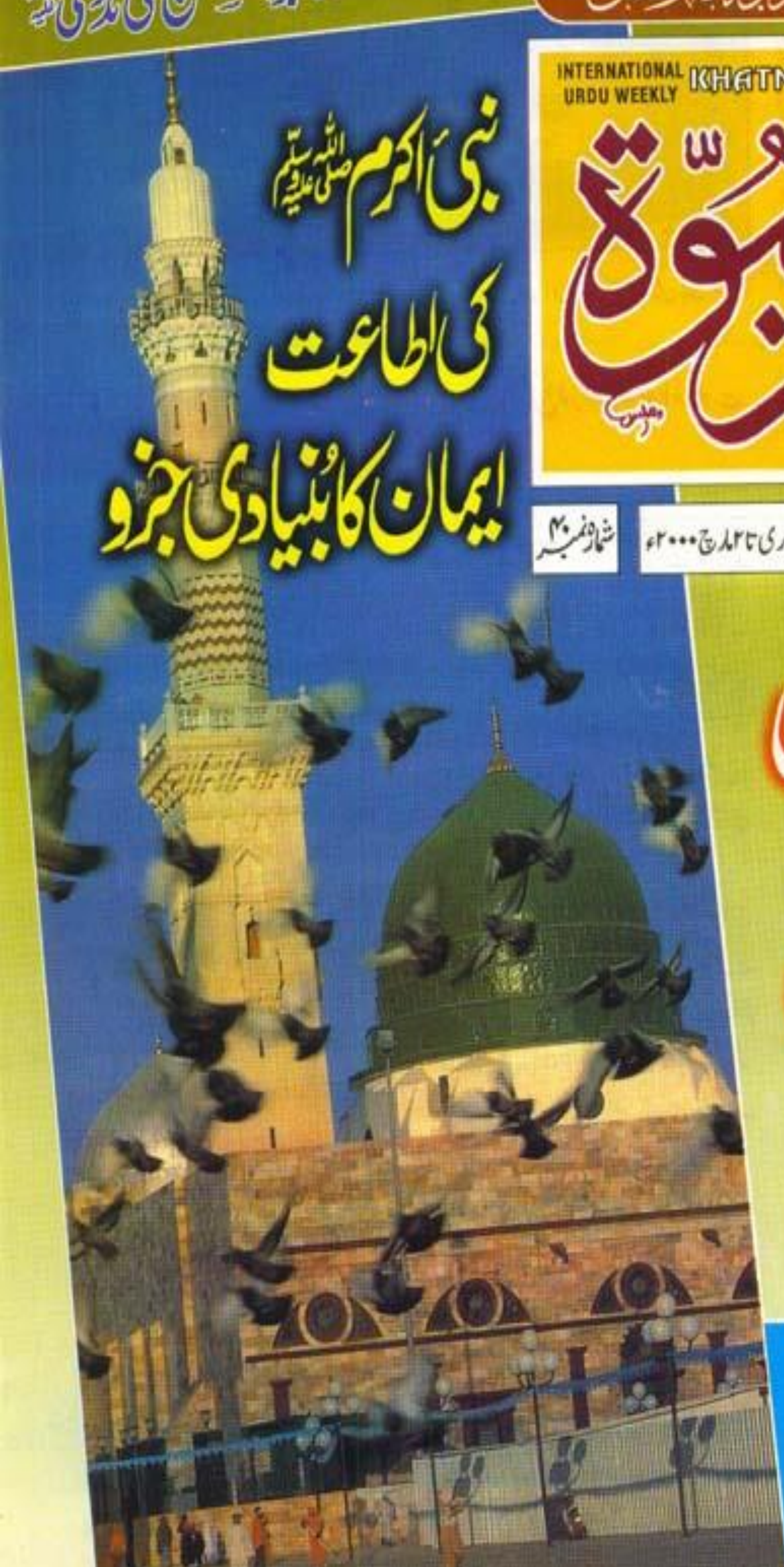

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ایمان کا بنیادی جزو

ہندوستان میں قادیانیت کا پھیلاؤ

توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا جرم اور عیسائی اقلیت

قادیانی جلسہ پر پابندی برقرار
حکومت کا مستحسن اقدام

قیمت: ۵ روپے

حج کے متفرق مسائل

حج و عمرہ کے بعد بھی گناہوں سے نہ بچے تو گویا اس کا حج مقبول نہیں ہوا:

س..... میرے چار پاکستانی دوست ہیں جو کہ تبوک میں مقیم ہیں۔ حج اور عمرہ کر کے واپس آکر انہوں نے وی سی آر پر عریاں فلمیں دیکھی ہیں اب ان کے لئے کیا حکم لاگو ہے؟ اب وہ شرمسار ہیں۔ ان کا کفارہ کس طرح ادا کیا جائے؟

ج..... معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے صحیح معنوں میں حج و عمرہ نہیں کیا۔ بس گھوم پھر کر واپس آگئے ہیں۔ حج کے مقبول ہونے کی علامت یہ ہے کہ حج کے بعد آدمی کی زندگی میں دینی انقلاب آجائے اور اس کا رخ خیر اور نیکی کی طرف بدل جائے۔ ان صاحبوں کو اپنے فعل سے توبہ کرنی چاہئے۔ فرائض کی پابندی اور محرمات سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اگر سچی توبہ کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے قصور معاف فرمادیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو معاف فرمائے۔

حج کے بعد اعمال میں سستی آئے تو کیا کریں:

س..... حج کرنے کے بعد زیادہ عبادات میں سستی، کاہلی یعنی ذکر اذکار، صبح کے وقت نماز دیر سے پڑھنا اور دل میں وساوس یعنی حج سے پہلے دینی کاموں تبلیغ اور نیک کاموں میں دلچسپی لیتا تھا لیکن اب اس کے برعکس ہے آپ سے معلوم کرنا ہے کہ حج کرنے میں کوئی فرق تو نہیں ہے کیا دوبارہ حج کے لئے جانا ضروری ہوگا؟

ج..... اگر پہلا حج صحیح ہو گیا تو دوبارہ کرنا ضروری نہیں۔ حج کے بعد اعمال پر سستی نہیں بلکہ چستی ہونی چاہئے۔

جمعہ کے دن حج اور عید کا ہونا سعادت ہے:

س..... اکثر ہمارے مسلمان بھائی پڑھے لکھے اور ان پڑھ پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن کا حج (حج اکبر ہوتا ہے) اور اس کا ثواب سات حجوں کے برابر ملتا ہے اور حکومتیں جمعہ کے دن کو حج نہیں ہونے دیتیں کیونکہ دو خطبے اکٹھے کرنے سے حکومت پر زوال آجاتا ہے اور یہی عقیدہ و یقین وہ عیدین کے بارے میں رکھتے ہیں اس کی شرعی تشریح فرمادیں۔

ج..... جمعہ کے حج کو "حج اکبر" کہنا تو عوام کی اصطلاح ہے البتہ معلم الحجاج میں طبرانی کی روایت نقل کی ہے کہ جمعہ کے دن کا حج ستر حجوں کی فضیلت رکھتا ہے۔ مجھے اس کی سند کی تحقیق نہیں اور یہ غلط ہے کہ حکومتیں جمعہ کے دن حج یا عید نہیں ہونے دیتیں متعدد بار جمعہ کا حج ہوا ہے جس کی سعادت بے شمار لوگوں کو حاصل ہوئی ہے۔ اور جمعہ کو عیدیں بھی ہوئی ہیں۔

حج اکبر کی فضیلت:

س..... جیسا کہ مشہور ہے کہ جمعہ کے دن کا حج پڑجائے تو وہ حج اکبر ہوتا ہے جس کا اجر ستر حجوں کے اجر سے بڑھا ہوا ہے۔ آیا یہ حدیث ہے اور کیا یہ حدیث صحیح ہے یا کہ عوام الناس کی زبانوں پر ویسے ہی مشہور ہے۔ جبکہ بعض حوالہ جات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حج اکبر کی اصطلاح مذکورہ حج کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر حج 'حج اکبر' کہلاتا ہے۔ عمرہ کے مقابلے میں یا عرفہ کے دن کو حج اکبر کہتے ہیں۔ یا جس دن حجاج قربانی کرتے ہیں وہ حج اکبر ہے۔ وغیرہ وغیرہ' ان تمام باتوں کی موجودگی میں ذہن شدید الجھن کا شکار ہو جاتا ہے کہ حج اکبر کا کس پر اطلاق کیا جاسکتا ہے؟

ج..... جمعہ کے دن کے حج کو "حج اکبر" کہنا تو عوام کی اصطلاح ہے۔ قرآن مجید میں "حج اکبر" کا لفظ عمرہ کے مقابلہ میں استعمال ہوا ہے۔ باقی رہا یہ کہ جمعہ کے دن جو حج ہو اس کی فضیلت ستر گنا ہے۔ اس مضمون کی ایک حدیث بعض کتابوں میں طبرانی کی روایت سے نقل کی ہے۔ مجھے اس کی سند کی تحقیق نہیں۔

حج کے ثواب کا ایصال ثواب:

س..... اگر ایک شخص اپنا حج کر چکا ہے اور وہ کسی کے لئے بغیر نیت کئے حج کر کے اس کو بخش دیتا ہے مرحوم کو' تو کیا اس کا حج ادا ہو جائے گا؟ اگر نہیں ہو سکتا تو صحیح طریقہ اور نیت بتادیں۔

ج..... اگر مرحوم کے ذمہ حج فرض تھا اور یہ شخص اس کی طرف سے حج بدل کرنا چاہتا ہے تو اس مرحوم کی طرف سے احرام باندھنا لازم ہو گا ورنہ حج فرض ادا نہیں ہو گا اور اگر مرحوم کے ذمہ حج فرض نہیں تھا تو حج کا ثواب بخشنے سے اس کو حج کا ثواب مل جائے گا۔

کیا حجر اسود جنت سے ہی سیاہ رنگ کا آیا تھا:

س..... حجر اسود جو کہ کالے رنگ کا ایک پتھر ہے میں نے ایک حدیث پڑھی ہے کہ حجر اسود لوگوں کے کثرت گناہ کی وجہ سے کالا ہو گیا۔ جب یہ جنت سے آیا تھا تو اس کا رنگ کیسا تھا؟ اس وقت اسے حجر اسود نہ کہتے تھے کیونکہ اسود کے تو معنی ہیں کالا۔ کیا حدیث سے اس پتھر کے اصلی رنگ کا پتہ چلتا ہے؟

ج..... جس حدیث کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہ ترمذی' نسائی وغیرہ میں ہے اور امام ترمذیؒ نے اس کو حسن صحیح کہا ہے اس حدیث میں مذکور ہے کہ یہ اس وقت سفید رنگ کا تھا۔ ظاہر ہے کہ جب یہ نازل ہوا ہوگا اس وقت اس کو "حجر اسود" نہ کہتے ہوں گے۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

ترجمان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جلد ۱۸	۱۹ تا ۲۵ ذیقعدہ ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۵ فروری تا ۲ مارچ ۲۰۰۰ء	شمارہ ۴۰ ختم

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: حضرت مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

- جنرل مشرف صاحب! ہوشیار ہیں؟ (اداریہ) 4
- ہندوستان میں قادیانیت کا پھیلاؤ! (جناب خورشید عالم صاحب) 6
- علم و عمل کے پیکر! حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی کا انتقال (حضرت مولانا اللہ وسایا) 10
- توہین رسالت کا جرم اور عیسائی اقلیت (جناب نور محمد قریشی) 13
- قادیانی سالانہ جلسہ پر پابندی قرار حکومت کا مستحسن اقدام (صاحبزادہ طارق محمود) 14
- نبی اکرم ﷺ کی اطاعت ایمان کا بنیادی جز (حافظ ڈاکٹر محمد جانی) 15
- مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعاوی (قاری محمد افضل باجوہ) 16
- حکومت بحیثیت نائب آیا قادیانی توقف دائمی حجت اللہ (مفتی احتشام الحق آسی آبادی) 20
- خاتم کون؟ (مفتی احمد سفیان تیمی) 21
- 24
- انوارِ ختم نبوت 25

زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر — یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحرین، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک: فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے، ششماہی ۱۲۵ روپے، سہ ماہی ۷۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹/۲۸۷ کراچی سے (پاکستان) ارسال کریں

بنیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مولانا محمد علی جالندھریؒ

مولانا لال حسین اخترؒ

مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

مولانا محمد حیاتؒ

مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا عبدالرحیم اشعر

مولانا مفتی محمد جمیل خان

مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا سعید احمد جلالپوری

مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

آرشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)، ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ، ملتان فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس

35, STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9 9HZ. U.K.
PHONE: 0207-737-8199

ناشر عزیز الرحمن جالندھری — طابع سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنرل مشرف صاحب! ہوشیار رہیں؟

جب سے جنرل مشرف صاحب نے اقتدار سنبھالا ہے بیانات کی حد تک خوش آئند حالات میں افغانستان سے تعلقات بہتر ہوئے۔ اس سلسلے میں حکومتی ذہن تبدیل ہوا' دینی مدارس اور جہادی قوتوں کے بارے میں حکومت نے دوٹوک مؤقف اختیار کیا کہ دینی مدارس کسی قسم کی دہشت گردی میں ملوث نہیں اور نہ ہی جہادی قوتیں جہاد کے علاوہ کوئی دوسرا کام کر رہی ہیں' ان پر پابندی کا کوئی سوال بھی پیدا نہیں ہوتا' جہاد کشمیر جاری رہے گا۔ اسی طرح ملک کے نظام کے سلسلے میں بھی اصلاح کی باتیں کی گئیں' سیکورٹی کونسل' وزارتوں میں قادیانی وغیرہ کا تقرر نہ کر کے اہل دین کو مطمئن کرنے کی کوشش کی گئی اور ایک عالم دین کا تقرر کر کے یہ واضح کیا گیا کہ ملک کو سیکولر بنانے کا کوئی ارادہ نہیں' لیکن دو تین اہم معاملات ایسے ہیں جس پر ہم پہلے بھی تشویش کا اظہار کر چکے ہیں اور جنرل صاحب کو دوبارہ ہوشیار کرنا چاہتے ہیں کہ اس طرح کے اقدامات جنرل صاحب کو لے ڈوبیں گے یا انہی کے ذریعہ ان کی حکومت کو ختم کرنے کے اقدامات کئے جائیں گے۔ اس لئے جنرل صاحب کو اس طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے اور قادیانیوں کی شرارتوں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے' آپ کے علم میں ہوگا کہ جنرل ایوب خان کو اسی طبقے نے معزولی تک پہنچایا بلکہ یہ بات بھی آپ سے مخفی نہیں ہوگی کہ قادیانی جماعت نے تحریک آزادی میں مسلمانوں کی بھرپور مخالفت کی اور اس جہاد کو حرام قرار دیا' انگریز حکومت کو اللہ تعالیٰ کا سایہ قرار دیا اور مجاہد مسلمانوں پر غداری کا الزام لگایا اور واضح طور پر قادیانیوں کو کہا کہ وہ اپنا نام مسلمانوں کی فہرست میں نہ لکھیں' جس کی وجہ سے کشمیر مسلمانوں کو نہ مل سکا' کشمیر کمیٹی میں پاکستانی مؤقف کی مخالفت کی جس کی وجہ سے علامہ اقبالؒ نے کشمیر کمیٹی سے استعفیٰ دیا' بانی پاکستان محمد علی جناح نے ظفر اللہ قادیانی کو وکیل بنایا تو ظفر اللہ قادیانی نے پاکستان کے مؤقف کے ساتھ قادیانیوں کا مؤقف پیش کیا اور ایک قادیانی اسٹیٹ کا منصوبہ پیش کر کے پاکستانی مؤقف کو کمزور کیا' پھر پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ کی حیثیت سے ظفر اللہ قادیانی نے پاکستان کو نقصان پہنچانے کی بھرپور کوشش کی' تمام سفارت خانوں کو قادیانیت کی تبلیغ گاہ بنا دیا' پاکستان کی وزارت خارجہ کو امریکہ کے تابع کر کے فوری طور پر مصر' عراق' سوڈان کے مسلمانوں کی حمایت نہ کر کے پاکستان کو پوری دنیا میں سفارتی طور پر تن تنہا کر دیا' پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی کوشش کی' بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ کا اعلان کرنے کے لئے کراچی میں جلسہ کیا' صاف اعلان کیا کہ :" پہلے میں خلیفہ کے حکم کا پابند ہوں اس کے بعد پاکستانی قانون کا"۔ بانی پاکستان کا انتقال ہوا تو صاف طور پر جنازہ پڑھنے سے اعلان کرتے ہوئے کہا کہ :" مجھے آپ ایک اسلامی ملک کا غیر مسلم وزیر یا غیر مسلم ملک کا ایک مسلمان وزیر تسلیم کر لیں"۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی زبردست تحریک کے بعد اس کو وزارت سے نکالا گیا لیکن اس وقت تک وہ بانی پاکستان سے غداری کر کے ان کو موت کی بھینٹ چڑھا چکا تھا جبکہ قائد ملت لیاقت علی خان کو شہید کرا چکا تھا' کیونکہ قائد ملت نفاذ شریعت کا اعلان اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے والے تھے۔ اس کے بعد گورنر جنرل غلام محمد اور جنرل ایوب خان کے دور میں قادیانیوں نے ان دونوں کو اس حد تک پہنچا دیا کہ یہ ایوان اقتدار سے ذلت کے ساتھ نکالے گئے' اس کے بعد ایم ایم احمد قادیانی نے جنرل یحییٰ خان کو اپنے ہاتھ میں لیا اور آخر کار شرارتوں سے بنگلہ دیش کو پاکستان سے الگ کرنے میں اہم کردار ادا کیا' اس وقت کے اخبارات گواہ ہیں کہ مفکر اسلام مولانا مفتی محمود' مولانا غلام غوث ہزاروی' مولانا سید محمد یوسف بنوری' مولانا محمد علی جالندھری رحمہم اللہ تعالیٰ یحییٰ خان سے مطالبہ کرتے رہے کہ ایم ایم احمد کو برطرف کرو یہ پاکستان کو توڑے گا مگر اقتدار کی آنکھ اندھی اور کان بہرے ہوتے ہیں۔ اس کی زبان شل ہو جاتی ہے وہ کھلی آنکھوں کے باوجود اندھا ہو جاتا ہے' شراب کی مدہوشی اور ایم ایم احمد کے مشورے یحییٰ خان کو ایسے لے ڈوبے کہ حقیقت اس سے چھپ گئی اور ایسا تازیانہ لگا کہ آج تک پاکستان کی تاریخ سے یہ داغ دھویا نہیں جا سکا۔ یحییٰ خان کو اقتدار سے نکالا گیا لیکن مسلمانوں کو قادیانیوں نے ذلت کے آخری مراحل تک پہنچا دیا' ایک لاکھ افواج پاکستان کو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں' جنرل یحییٰ کے بعد بھٹو نے سنبھالا دیا لیکن قادیانیوں نے اس کے گرد بھی گھیرا تنگ کر دیا اور اس کے ذریعہ پاکستان پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھا لیکن اس پر حقیقت منکشف ہو گئی' قوم نے تحریک چلائی جس پر قادیانیوں کو اس نے اسمبلی کے ذریعہ ۱۹۷۴ء میں غیر مسلم اقلیت قرار دلوا دیا۔ قادیانیوں کے لئے یہ تازیانہ تھا وہ سانپ بن کر بھٹو کی آستینوں میں پہنچ گئے اور بدلہ لینے کے لئے بھرپور کوشش کی۔ جنرل ضیاء الحق

مرحوم کے ساتھ قادیانیوں نے یہی حربہ استعمال کرنے کی کوشش کی لیکن علماء کرام کی تنبیہ کے بعد اس کو ہوش آگیا جس کی وجہ سے وہ ان قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہے۔ بے نظیر اور نواز شریف کے دونوں اقتدار کے خاتمہ میں ان قادیانیوں کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ نواز شریف کو دوسرے دور میں انہی کے ہاتھوں کھیل کر ذلت کے اس درجے پر پہنچے ہیں خاص کر کارگل کے بعد وہ اچھوت بن کر رہ گئے۔ جنرل پرویز مشرف صاحب! اب اقتدار آپ کے پاس ہے اگرچہ سیکورٹی کونسل اور وزارت میں بظاہر کھلا قادیانی کوئی نظر نہیں آتا اور خدا کرے یہ سچ ہو مگر! بعض حساس جگہ پر قادیانی غیر محسوس طریقے سے آکر آپ کے اردگرد حصار ڈالنے لگ گئے ہیں' اس پر توجہ دینے کے ساتھ ساتھ آپ درج ذیل اقدامات کر کے مسلمانوں کے دل موہ سکتے ہیں اور مسلمان خاص کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آپ کے تحفظ کے لئے کام کرے گی۔ یاد رکھیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے لئے مسلمان کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لئے قربانی دینے والے امر ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی خود حفاظت کرتا ہے۔ ہماری اطلاع کے مطابق آپ کے سیکریٹریوں میں طارق عزیز کو خاص درجہ حاصل ہے اور وہ سیکریٹری خاص ہیں اور اگر وہ قادیانی ہو تو پھر اس معاملات اپنے ہاتھ میں لینے میں دیر نہیں لگے گی۔ فوجی ہونے کی حیثیت سے آپ کو ایسا ہونا نہیں چاہئے لیکن بیورو کریسی اور سیکریٹری سطح کے لوگ ایسے فنکار ہوتے ہیں کہ غیر محسوس طریقے سے حکمران کو نااہل بنا دیتے ہیں اور قادیانیوں کا یہ خاص طریقہ ہے' یہ اتنا ہوشیار ہے کہ ڈستا رہتا ہے لیکن خبر تک نہیں ہونے دیتا۔ بانیٔ پاکستان محمد علی جناح نے سر ظفر اللہ قادیانی غدار کو منہ بولا بیٹا بنایا تھا لیکن اس بیٹے نے نہ صرف باپ سے غداری کی بلکہ جنازہ تک نہیں پڑھا اس لئے قادیانی پر اعتماد کرنا اپنے کو دھوکہ دینا ہے۔ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں ایک کانے اور جھوٹے کے وفادار ہوں وہ کسی مسلمان کے کیسے وفادار ہو سکتے ہیں؟ مرزا طاہر کی واضح ہدایات ہیں کہ: ''چھپ کر ظاہری طور پر مرزا قادیانی کو گالیاں دے کر حساس عہدوں پر قبضہ کرو لیکن طارق عزیز اپنے آپ کو کھلا قادیانی کہتا رہا ہے' اب اگر اپنے آپ کو چھپانے لگے تو اس سے بڑی سازش کونسی ہوگی؟ اس جگہ اس کا تقرر آپ کی معزولی کے مترادف ہے۔ ہماری جماعت کو اقتدار میں کوئی دلچسپی نہیں۔ ہم تو قادیانیوں سے صاحب اقتدار کو بچا کر ان کو احساس دلانا چاہتے ہیں تاکہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے لئے کام کرے' اسی طرح ایک فرد انیس باجوہ کا تقرر بھی ہوا تھا پتہ چلا کہ اس کو اقوام متحدہ میں بھیج دیا گیا ہے' یہ منصب بھی بہت زیادہ حساس ہے' اسی طرح ایک بریگیڈیئر قادیانی کا تقرر احتساب بیورو میں ہوا ہے جبکہ دیگر قادیانی بھی ایسی حساس جگہ پر ہو سکتے ہیں۔ آپ ان سے ہوشیار رہیں یہ مسلمانوں کو ڈسنے کے ساتھ ساتھ صاحبان اقتدار مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہوئے ان کے خلاف ریشہ دوانیوں کو دین کی خدمت سمجھتے ہیں جن کا یہ مؤقف ہو وہ کس طرح آپ کو چھوڑیں گے؟ آپ کی ذات سے ان کو اس لئے دشمنی ہے کہ آپ مرزا غلام احمد قادیانی کو نہیں مانتے۔

ان کی نظروں میں: ''آپ جنگل کے خنزیر اور آپ کی مائیں کنجریاں ہیں' آپ کافر اور پکے کافر ہیں۔''

جس فرد کا یہ عقیدہ ہو اس کو آپ اپنا سیکریٹری بنائیں گے تو نقصان آپ کا ہے اس لئے فوری طور پر طارق عزیز' انیس باجوہ اور احتساب بیورو سے قادیانیوں کو برطرف کر دیں۔

اسی طرح فوری طور پر عبوری آئین میں قادیانیوں سے متعلق ترامیم اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس اور اسلامی دفعات شامل کر دیں' جمعہ کی چھٹی بحال کر دیں' یہ بات یاد رکھیں کہ اس مسئلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' جمعیت علماء اسلام' مجلس عمل میں شامل جماعتیں جماعت اسلامی' جمعیت علماء پاکستان' جمعیت اہل حدیث' تحفظ حقوق شیعہ اور جہادی قوتیں کسی قسم کی غفلت کا مظاہرہ نہیں کر سکتیں' یہ جماعتیں ملکی مفاد میں اگر خاموش ہیں تو اس کو کمزوری پر محمول کرنا کسی طرح درست نہیں۔ آپ کے لئے کوئی مذہبی تحریک سودمند نہیں اور نہ ہی ملک اس کا متحمل ہو سکتا ہے' اس لئے فوری طور پر ان افراد کو برطرف کر کے آئین میں مذکورہ دفعات شامل کریں۔ امید ہے کہ آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی بحالی کے لئے ان اقدامات سے گریز نہیں کریں گے۔ محترم جناب محمود غازی صاحب آپ کی سیکورٹی کونسل کے ممبر ہیں آپ ان سے مشاورت کریں وہ قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے خوب واقف ہیں۔ ہم آپ کو افغانستان' دینی مدارس' جہادی قوتوں' کشمیر کے مسئلہ پر جرأت مندانہ مؤقف اختیار کرنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اپیل کرتے ہیں کہ قادیانیوں سے متعلق بھی آپ اس طرح کا مؤقف اور جرأت مندانہ اقدام کریں یہ ملک کے لئے سودمند ہوگا اور مسلمانوں کے اطمینان کا باعث بھی۔ قوم جرأت مندی کی منتظر ہے یہ اقدام آپ کو طویل عرصہ تک بہترین کارنامے سرانجام دینے کا راستہ عطا کرے گا۔

قسط نمبرا

ہندوستان میں قادیانیت کا پھیلاؤ

پاکستان میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد ربوہ (موجودہ چناب نگر) کی مرکزیت ختم ہو گئی تھی۔ ان کے خلیفہ نے لندن کو اپنا مستقر بنالیا اور وہیں سے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ اپنے وسائل کے ذریعے پوری دنیا میں پھیلا دیا۔ ان کی تبلیغ کا ہدف زیادہ تر وہ مسلمان ہیں جو دین اسلام کی تعلیمات سے پوری طرح واقف نہیں۔ آزادی سے قبل مشرقی پنجاب میں واقع قادیان مرزائیوں کا مرکز تھا یہ مرکز محدود پیمانے پر اب بھی قائم ہے۔ جناب خورشید عالم ہمیں بتا رہے ہیں کہ بھارت میں مرزائیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا دائرہ کتنا وسیع ہو گیا ہے اور وہ مختلف مقامات پر کتنے بڑے پیمانے پر کام کر رہے ہیں۔ فاضل مقالہ نگار نے مرزائیوں کے خلاف اسلامی عقائد پر بحث کے علاوہ بہت سی چشم کشا باتوں کا انکشاف کیا ہے' جناب خورشید عالم نے ہمیں یہ مضمون دہلی (بھارت) سے ارسال کیا ہے اور مقصد یہ ہے کہ مرزائیت کے باطل پروپیگنڈے کے اثرات زائل کئے جا سکیں۔ .... (ادارہ)

خورشید عالم

نئی دہلی کے تغلق آباد انسٹیٹیوشنل علاقے میں مشہور بترا (Battra) ہسپتال کے سامنے' ویمن انسٹیٹیوٹ متصل ایک مینار کی خوبصورت سی مسجد کی پیشانی پر کلمہ طیبہ کی عبارت کا بورڈ آویزاں ہے۔ ایک غیر مسلم علاقے میں اس خوبصورت مسجد کی موجودگی اس علاقہ میں گشت کرنے والوں کو اپنی طرف راغب کرتی ہے بالخصوص یہ مسجد مسلمانوں کو نماز کے لئے اندر آنے کی خاموش دعوت دیتی ہے لیکن جیسے ہی وہ پہنچتا ہے تو مسجد کی دیوار پر لگے ہوئے بورڈ کے یہ الفاظ "مسجد بیت الہدیٰ وایوان الہدیٰ "احمدیہ مسلم مشن"۔ اس کے بڑھتے ہوئے قدموں کو یکلخت روک دیتے ہیں۔ اس کا ذہن فوراً قادیانیوں کی سازشوں اسلام کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کی ان کی کوششوں اور صیہونیوں کے ساتھ ان کی سازباز کی طرف مڑ جاتا ہے۔

بیت الہدیٰ وایوان الہدیٰ میں خانہ کعبہ اور مسجد نبوی ﷺ کی قد آدم تصاویر دلکش فریموں میں لگی ہوئی ہیں۔ دیواروں پر مختلف آسمانی کتب کی عبارتیں اور حوالہ جات نیز احادیث نبوی ﷺ کا ترجمہ آویزاں ہے اور یہ اندر آنے والوں کے لئے بے پناہ کشش و جاذبیت رکھتا ہے' مکہ و مدینہ کی تصاویر و دیگر عبارتوں سے عام آدمی کو یہ گمان نہیں ہوتا کہ یہ وہی طبقہ ہے جسکو اسلام سے خارج کیا گیا ہے' حتیٰ کہ تہذیب و معاشرت سے بھی اس کی علیحدہ شناخت کا اظہار نہیں ہوتا لیکن حقیقت یہ ہے کہ عمارت جو ۱۹۸۸ء میں تعمیر ہوئی تھی' اس علاقے میں احمدیہ جماعت کا مرکزی دفتر ہے۔

کچھ عرصہ قبل احمدیہ جماعت کی طرف سے لندن میں قائم مسلم ٹیلیویژن کی نشریات کا آغاز ہوا ہے جس نے عالم اسلام میں اضطراب و بے چینی کی ایک لہر پیدا کر دی ہے۔ مسلم ٹیلیویژن کی یہ نشریات ایک عام آدمی کو اس کا احساس ہی نہیں ہونے دیتیں کہ یہ قادیانی پروپیگنڈا ہے۔ سامع اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ یہ پروگرام کسی اسلامی ایجنسی کے تحت نشر کیا جا رہا ہے۔ اس طرح دھیرے دھیرے یہ طبقہ اپنا زہر سامع کے ذہن میں سرایت کر دیتا ہے۔ ایک طرف اس صورت حال کے تدارک کے لئے مسلمانوں کے ارباب حل و عقد پوری دنیا میں بالعموم اور برصغیر میں بالخصوص کسی مناسب لائحہ عمل تک پہنچنے کی کوشش میں سرگرداں ہیں تو دوسری جانب ان نشریات نے احمدیوں کے عزائم و حوصلوں کو بھی خاصا بلند کر دیا ہے۔

قادیانیت کے تانے بانے اسرائیل' جرمنی اور لندن سے جا ملتے ہیں۔ خود ہندوستان کی فاشسٹ تنظیموں کے مقاصد اور قادیانیوں کے عزائم میں کافی قربت پائی جاتی ہے۔ فسطائیت سے قادیانیوں کے رشتہ کا پتہ ڈاکٹر شنکر داس مہرا کے ایک مضمون کے اس اقتباس سے ہوتا ہے جو اخبار "بندے ماترم" کی ۲۲/اپریل ۱۹۳۲ء کی اشاعت میں شائع ہوا:

"ہندوستان کے مسلمان اپنے آپ کو ایک علیحدہ قوم تصور کرتے ہیں اور وہ اب بھی اسلامی وطن کا گیت گاتے ہیں اور اس پر اپنی جانیں نچھاور کرنے کو بے تاب ہیں۔ ان مسلمانوں کا اگر بس چلے تو وہ اس بھارت کو عرب میں تبدیل کر دیں لیکن اس تاریکی اور ناامیدی کی حالت میں قادیانیت امید کی کرن بن کر ابھری ہے جس سے ہمارے دلوں کو سکون اور اطمینان نصیب ہوا ہے۔"

ڈاکٹر مہرا مزید لکھتے ہیں:

"جس شخص نے بھی قادیانی مذہب اختیار کیا اس کا تعلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے ختم ہو گیا بلکہ دین اسلام سے متعلق اس کے نظریات ہی بدل گئے اور یہی وجہ ہے کہ مسلمان قادیانیت کی مخالفت کر رہے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ یہی وہ تحریک ہے جو اسلامی عقائد کے لئے چیلنج بن سکتی ہے' جب کہ یہ تحریک ہمارے لئے عین مسرت اور خوشی کا باعث ہے۔"

اک طرف فاشسٹ طاقتیں اپنی جارحیت کے ذریعہ مسلمانوں کے اسلامی تشخص کو ختم کرنے کے درپے ہیں تو دوسری طرف قادیانی کتاب و سنت کی گمراہ کن تشریح و تعبیر سے عام مسلمانوں کو جو قادیانیت کے فتنے سے پوری طرح واقف نہیں' فلسفیانہ اصطلاحات میں الجھا کر اسلام سے دور اور قادیانیت سے قریب کرنے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں' یعنی وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بجائے ان کے خود ساختہ نبی پر ایمان لائیں اور قادیان کو اتنا مبارک و متبرک سمجھیں کہ وہ مکہ و مدینہ کے متوازی درجہ اختیار کر لے۔

انگریزوں کے دور اقتدار میں قادیانیت کے پھیلنے کی ایک وجہ انگریز سامراجیت کی پشت پناہی تھی۔ اس وقت قادیانیت کے فروغ کو حکومت ہند کی جو سرپرستی حاصل تھی' اس کا ثبوت ۱۹۸۹ء کے صد سالہ احمدیہ مسلم مشن کے جشن تشکر سے عیاں ہے جس میں حکومتی سطح کے اعلیٰ عہدیداران شریک ہوئے۔ ان میں ایک اہم شخص سابق ملٹری کمانڈر جنرل ٹی این رانا بھی تھے' اس وقت کے صدر جمہوریہ وینکٹ رامن اور سابق صدر گیانی ذیل سنگھ وغیرہ نے تہنیتی پیغامات بھیجے اور اعتراف کیا کہ احمدیہ جماعت امن پسند اور قانون کا احترام کرنے والی جماعت ہے۔ گیانی ذیل سنگھ جی تو احمدیہ جماعت کی تعریف و توصیف میں یہاں تک کہہ گئے:

"احمدیہ جماعت دوسرے مسلمانوں کی بہ نسبت زیادہ وسیع القلب اور حقیقت پسند اصول اپناتی ہے۔"

قادیانی تحریک کی ابتداء:

آج سے تقریباً سوا سو سال قبل مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ "اللہ تعالیٰ نے انہیں اس زمانے کی اصلاح کے لئے مامور کیا ہے اور وہ مہدی آخری الزماں' مسیح موعود ہیں۔"

پنجاب کے ضلع گورداسپور کے قصبہ قادیان میں مرزا غلام احمد کی تحریک پر اس جماعت کی تشکیل عمل میں آئی۔ لدھیانہ کے مقام پر چالیس افراد نے بیعت کی اور اس طرح قادیانیت کی بنیاد رکھی گئی۔ ۱۹۰۰ء میں "بانی تحریک" نے اس جماعت کا نام "جماعت احمدیہ" رکھا تاکہ یہ جماعت امام مہدی کی جماعت اور دوسرے عام مسلمانوں سے ممتاز رہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے مرنے پر جماعت میں خلافت کا نظام قائم ہوا۔ واضح رہے کہ خلیفہ کے انتخاب کے لئے مجلس شوریٰ ہوتی ہے۔ جب تک مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانے کے لوگ زندہ رہے انہیں مجلس شوریٰ میں لازماً رکھا جاتا رہا۔ انہیں صحابی کہا جاتا تھا۔ (نعوذباللہ) اس کے علاوہ مختلف علاقوں کے امراء بعض مرکزی دفاتر کے سیکریٹریز بھی شوریٰ میں شامل ہوتے ہیں۔ دعا کے بعد باہمی صلاح و مشورے سے اتفاق رائے یا کثرت آراء کی بنیاد پر انتخاب عمل میں آتا ہے۔ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو نورالدین مرزا قادیانی کا خلیفہ اول منتخب ہوا۔ اس کے دور میں قرآن کا انگریزی ترجمہ ہوا اور تبلیغ کے لئے انجمن مبلغین وغیرہ کا قیام عمل میں آیا۔

دوسرے (نام نہاد) خلیفہ کی حیثیت سے ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو مرزا بشیر الدین محمود احمد کا انتخاب ہوا جو اکاون سال آٹھ ماہ تک خلافت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اپنے دور میں انہوں نے وقف جدید کی تحریک شروع کی تاکہ ہندوستان کے ہر شہر اور ہر دیہات میں قادیانی مبلغین تبلیغ و تربیت کا کام سنبھال سکیں۔

۱۹۴۷ء میں برصغیر کی تقسیم کے وقت قادیانی جماعت کے ہزاروں افراد "نقل مکانی" کر گئے۔ انہوں نے صوبہ پنجاب میں دریائے چناب کے کنارے ایک نیا مرکز تعمیر کیا جو ربوہ کے نام سے مشہور ہے۔ ۹ نومبر ۱۹۶۵ء کو نئے مرکز کی مبارک مسجد میں تیسرے خلیفہ مرزا ناصر احمد کو "مجلس انتخاب خلافت" نے بالاتفاق منتخب کیا۔ ان کے انتقال کے بعد ۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو چوتھے (نام نہاد) خلیفہ مرزا طاہر احمد کا انتخاب عمل میں آیا۔

پروفیسر غفور احمد سابق ممبر پارلیمنٹ (پاکستان) نے رابطہ عالمی اسلامی (مکہ مکرمہ) میں یکم محرم ۱۳۹۵ھ کو جو مقالہ پیش کیا تھا اس میں انہوں نے بتایا:

"پاکستانی پارلیمنٹ میں قادیانیت پر مباحثہ کے دوران یہ امر مترشح ہوا کہ قادیانی دو فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ایک فرقہ قادیانی جماعت کے نام سے مشہور ہے جس کا روحانی مرکز "ربوہ" ہے اور جن کے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے مرزا ناصر احمد ہیں جبکہ دوسرے فرقے کو "لاہوری جماعت" کہتے ہیں جس کا مرکز لاہور ہے اور جس کے مذہبی مقتدا صدر الدین ہیں۔ دونوں فرقوں نے اپنے اپنے خیالات تحریری و کتابی صورت میں پیش کئے۔ پارلیمنٹ نے آخر میں یہ

نتیجہ اخذ کیا کہ قادیانیوں اور لاہوریوں میں کوئی خاص فرق نہیں۔"

۱۹۷۴ء میں حکومت پاکستان نے احمدیہ جماعت پر مقدمہ چلایا۔ اس مقدمے میں بنیادی نقطہ "ختم نبوت" کا تھا جس پر بحث کی۔ حجت تمام کرنے کے بعد پاکستانی پارلیمنٹ اور پاکستانی سپریم کورٹ نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا' چنانچہ ۱۹۸۴ء "اینٹی احمدیہ صدارتی آرڈیننس" جاری کیا گیا۔ واضح رہے کہ مولانا مودودی نے قادیانیوں کا منہ توڑ جواب "ختم نبوت" کتاب لکھ کر دیا تھا لیکن حکومت نے اینٹی احمدیہ تحریک میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کو پھانسی کی سزا کا حکم سنایا تھا۔ بعد میں مسلمانوں اور مسلم حکومتوں کے عالمی دباؤ کی وجہ سے اس حکم پر عمل نہیں کیا گیا تھا۔

قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں ہوا۔ اس کے فوراً بعد چوتھے خلیفہ نے پاکستان سے راہ فرار اختیار کی اور لندن میں سکونت اختیار کر لی۔ قادیانیت کا صدر دفتر لندن میں قائم کیا جسے اسلام آباد (لندن) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ گویا یہاں بھی اصلی اسلام آباد (پاکستان) کی نقل میں اسلام آباد (لندن) قائم کیا گیا ہے۔

قادیانی ٹیلی ویژن اور اسرائیلی رشتہ :

۷/جنوری ۱۹۹۴ء سے لندن سیٹلائٹ اور دنیا بھر میں ڈش انٹینا کے ذریعہ قادیانیوں کے پروگرام پیش کئے جا رہے ہیں۔ یہ پروگرام روس کے اشتراک و تعاون سے شروع ہوا ہے۔ اس ٹی وی پروگرام میں قادیانیوں کی تعلیمات اور موجودہ خلیفہ طاہر احمد کی تقریر اور جمعہ کے خطبوں کے علاوہ مختلف پروگرام نشر کئے جاتے ہیں۔ شام کو پروگرام "ملاقات" میں خلیفہ خود خطوط کے جواب دیتا ہے۔ احمدیہ مشن کے مطابق جو لوگ خلیفہ کو خط بھیجتے ہیں وہ ساتھ میں تحفے بھی بھیجتے ہیں۔ لندن کا یہ ٹیلیویژن بیک وقت ۷ زبانوں میں پروگرام نشر کرتا ہے۔ فرانسیسی' بنگلہ' انگریزی' اردو' اسپینی اور بوسنیا کے لئے بوسنیائی زبان میں پروگرام نشر ہوتا ہے۔ پروگرام کا عربی زبان میں بھی ساتھ ساتھ ترجمہ ہوتا رہتا ہے۔ واضح رہے کہ چند ماہ قبل ہی سعودی عرب نے ڈش انٹینا پر پابندی لگا دی تھی۔

اس کے علاوہ ہندوستان میں بھی مسلمانوں کے باشعور طبقہ نے الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ کی جانے والی اس خطرناک سازش سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔

دہلی میں تغلق آباد میں واقع احمدیہ مشن کے سینٹر میں ڈش انٹینا لگا ہوا ہے' جس کے ذریعہ اطراف میں بسنے والوں کو کیبل کے ذریعہ ٹیلی ویژن کے پروگرام نشر کر کے قادیانیت کی تبلیغ کی جاتی ہے۔ نوائیڈا کے سیکٹر ۱۲' جنک پوری اور عثمان پور میں اسی طرز پر ڈش انٹینا لگانے کا پروگرام ہے۔ اتنے بڑے پیمانے پر سیٹلائٹ چینل کے ذریعہ جو پروپیگنڈا کیا جارہا ہے' اس کے لئے رقم کہاں سے آتی ہے؟ جماعت کے ذمہ دار حضرات کا کہنا ہے :

"مشن کے بیشتر اخراجات جرمنی اور لندن کے خدام پورا کرتے ہیں۔"

بوسنیا میں دیکھ بھال کا کام یہی دو یونٹیں انجام دیتی ہیں۔ سعودی عرب کے روزنامہ سعودی گزٹ (مورخہ یکم اپریل ۱۹۹۴ء) کی شائع شدہ خبر کے مطابق احمدیہ جماعت (قادیانیوں) کو ۱۹۸۶ء میں اسرائیل کے وزیر اعظم شمعون پیریز نے ایک ملین امریکی ڈالر کی رقم مشن کے مقاصد کی تکمیل کے لئے دی تھی۔ اس خبر نے قادیانیوں کے عزائم و منصوبوں کے ساتھ ساتھ صیہونی طاقتوں سے ان کے رشتوں کو بھی ظاہر کر دیا ہے۔

ہندوستان میں سرگرمیاں :

تغلق آباد کی نئی عمارت سے قبل احمدیہ جماعت (قادیانیوں) کا آفس دریا گنج میں واقع کستور باگاندھی ہسپتال کی عقب میں تھا۔ اس وقت قادیان کے علاوہ ربوہ موجودہ چناب نگر (پاکستان) اور اسلام آباد (لندن) اہم مراکز ہیں جب کہ دہلی سری نگر میں ان کے سینٹر قائم ہیں۔ پونچھ' بھدرا رجوڑی' خاص جموں شہر' مالیر کوٹلہ (پنجاب) شاہجہان پور' کانپور' لکھنو' صالح نگر (متھرا کے پاس)' بنارس' کالی کٹ' کوچین' حیدر آباد' یادگیر' ورنگل' شموگا' سکندر آباد' چنتاکنٹا' بنگلور' مدراس' کیرالہ وغیرہ اور ملک کے دیگر مقامات پر بھی ان کے مراکز قائم ہیں۔ ان مراکز کی تعداد تقریباً ۱۲۰ ہے۔ پڑوسی ممالک بھوٹان' نیپال اور مالدیپ میں احمدیہ مشن (قادیانیوں) نے نئے مراکز کھولے ہیں۔

سری نگر سے ماہنامہ "فرقان" قادیان سے پندرہ روزہ "بدر" اور "مشکوٰۃ" کلکتہ سے بنگلہ زبان میں "البشریٰ" مدراس سے تمل زبان اور کالی کٹ سے ملیالم زبان میں رسائل و جرائد نکلتے ہیں۔ تقریباً ۱۵ میگزین و رسائل ملک کے مختلف حصوں سے شائع ہوتے ہیں۔

کام کی تقسیم کو آسان بنانے کے لئے ملک کو کئی حصوں (Zones) میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر زون کی سطح پر سالانہ اجتماع منعقد ہوتا ہے جبکہ مرکزی جلسہ قادیان میں ہوتا ہے: جس میں شرکاء کی تعداد تقریباً ۲۰ ہزار تک ہوتی ہے۔ اس موقع پر اگر خلیفہ کی شرکت یقینی ہو تو شرکاء کی تعداد میں اضافہ بھی ہو جاتا ہے۔ اس وقت ملک بھر میں اس

جماعت کے تقریباً ایک لاکھ ارکان ہیں جبکہ خواتین ممبروں کی تعداد صرف ۱۰۰ ہے۔

اس سوال پر کہ اس رفتار سے کام کرتے ہوئے دنیا میں قادیانیت برپا کرنے کے لئے کتنا وقت درکار ہے؟ دہلی کے مشنری انچارج بانی قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی کی اس پیشگوئی کا حوالہ دیتے ہیں:

"۲۰۰ سال کے اندر ترقی ہوگی ابھی تو ۱۲۵ سال ہی ہوئے ہیں۔"

ملک میں پھیلے ہوئے احمدیہ مراکز میں سری نگر اور دہلی کے مراکز خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ سری نگر میں اہم افراد و شخصیات کے پتے حاصل کرکے ان کو گاہ بگاہ خطوط لکھ کر مشن کی دعوت دی جاتی ہے۔ مشن کا دعویٰ ہے کہ: "کشمیریوں کی ایک قابل لحاظ تعداد لٹریچر اور عقائد سے متاثر بھی ہورہی ہے۔" اس دعویٰ میں کتنی صداقت ہے یہ تو معلوم نہیں البتہ یہ ضرور ہے کہ دہلی کے مشنری انچارج عبدالرشید ضیأ خود ڈوگرہ کشمیری ہیں۔ دہلی میں قادیانیوں کا مرکز ملک کے مختلف شہروں اور دیہاتوں میں کام کو منظم کرنے اور ان کی دیکھ بھال کا کام بھی انجام دیتا ہے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ قادیانیوں کے مراکز ان علاقوں میں ہی پائے جاتے ہیں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہوتی ہے مثلاً کیرالہ' جہاں مسلمانوں میں دینی' تعلیمی' اخلاقی قدریں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ قادیانی حضرات مسلمانوں جیسا لباس پہنتے اور طرز معاشرت اختیار کرتے ہیں۔ قرآن و حدیث کے ترجمے و تشریحات نیز کلمہ طیبہ اور آخری نبی ﷺ پر ایمان لانے اور ان کے خاتم النبیین ہونے کا "دعویٰ" سادہ لوح' کم علم اور جاہل مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔

کبھی کبھی مالی دباؤ کے علاوہ دوسرے ناجائز ذرائع بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔

سلمہ خاتون کا واقعہ بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے وہ جنگ پوری کے ایک مکان میں کرائے پر رہائش پذیر تھیں۔ اتفاق سے وہ مکان کسی قادیانی کا تھا' خاتون سے یہ کہا گیا کہ:

"وہ قادیانیت قبول کرلیں تو نہ صرف کرائے میں چھوٹ دی جائے بلکہ ان کی ہر ممکن طریقے سے مدد بھی کی جائے۔ بصورت دیگر وہ مکان خالی کردیں۔"

واضح رہے کہ یہ ایک غریب خاتون تھیں جن کے ۴ بچے تھے' سلمیٰ خاتون گھریلو کام کاج کرکے گزارہ کرتی تھیں۔ اس علاقہ میں قادیانیوں کے اور بھی مکانات کرایہ پر ہیں۔ بعض کرایہ داروں نے تو اولاً جبر ولاعلمی میں قادیانیت قبول کرلی لیکن بعض نے انکار کردیا۔ نتیجہ میں ان کو اپنا مکان خالی کرنا پڑا۔ مشنری انچارج عبدالرشید اس طرح کے کسی بھی واقعے کا انکار کرتے ہیں۔ قادیانیوں کی سرگرمیوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تقسیم ملک کے بعد اس کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ سرکاری سرپرستی ہے۔

ملک کی بعض انتہائی اہم اور ذمہ دار شخصیات نے قادیان کا دورہ کیا ہے۔ ۱۹۹۲ء میں ایشین کھیلوں کے موقع پر دہلی میں (قادیانیوں) کی طرف سے تبلیغی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا تھا۔

۱۸ تا ۲۰ دسمبر ۱۹۸۸ء قادیان میں قادیانیوں کا "صد سالہ جشن تشکر" منعقد ہوا۔ یہ وہ وقت تھا جب پورے ملک بالخصوص پنجاب میں شورش اور طوفان برپا تھا۔ اس کے پیش نظر پنجاب میں غیر ملکیوں کا داخلہ ممنوع تھا۔ اس کے باوجود صد سالہ جشن میں شرکت کے لئے آنے والے غیر ملکیوں کو پنجاب جانے کے لئے حکومت ہند کی طرف سے خصوصی اجازت دی گئی۔ اس موقع پر جرمنی و دیگر ملکوں کے خدام شریک ہوئے۔

قادیانی' مسلمانوں کے کسی بھی ملی و سیاسی مسئلہ میں دلچسپی نہیں لیتے اور نہ ہی شریک ہوتے ہیں خواہ وہ شریعت کے تحفظ کا معاملہ ہو یا بابری مسجد کا گو کہ بابری مسجد کے سوال پر ان کا یہ دعویٰ ہے کہ:

"ہمارے خلیفہ نے لندن سے وزیر اعظم ہند کو خط لکھا تھا کہ بابری مسجد اس کے اصل مقام پر تعمیر کی جائے۔"

طلاق کے مسئلہ میں وہ اہلحدیث مسلک کی حمایت کرتے ہیں۔ قادیانی عالم اسلام کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔ دہلی مشن کے انچارج عبدالرشید کے مطابق: "عالم اسلام شتر بے مہار ہے۔ ان کا کوئی قائد نہیں جبکہ ہمارے پاس ایک قائد موجود ہے۔"

قادیانیوں کے سیاسی عزائم:

قادیانیوں کے سیاسی عزائم کو سمجھنے کے لئے ماضی کی طرف پلٹنا ضروری ہے۔ اس وقت اس جماعت نے کسی ایک صوبے کو نہیں بلکہ پورے ملک کو حاصل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ ۲۳/مارچ کو پاکستانی حکومت اور اس کے باشندے "قومی دن" کے طور مناتے ہیں۔ ۲۳/مارچ ۱۹۴۰ء کو مسلمانان ہند نے پاکستان کی قرارداد منظور کی تھی۔ ٹھیک ۵۲ سال قبل یعنی ۲۳/مارچ ۱۸۸۹ء کو مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کا اعلان کیا تھا۔ اس دن کو قادیانی اپنا "یوم تاسیس" قرار دیتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

علم و فضل کے تاجور

مولانا ابوالحسن علی ندویؒ

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے حکم پر لاہور میں بیٹھ کر عرب دنیا کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کرنے کے لئے "القادیانیہ" عربی زبان میں تحریر فرمائی اور اس کے مقدمے میں آپؒ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عظیم قائد اور فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ کے بارے میں لکھا کہ "میرے پاس دو کتب خانے جمع ہیں ایک خاموش اور وہ کتابیں ہیں' دوسرا بولنے والا کتب خانہ اور وہ مولانا محمد حیاتؒ ہیں۔ اور پھر آپؒ کی معرکۃ الآراء تصنیف "القادیانیہ" کو شائع کرنے کی سعادت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حاصل کی۔ (مدیر)

ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مہتمم' رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے رکن' دمشق یونیورسٹی کے پروفیسر' دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے رکن' عرب و عجم کے رئیس العلماء قافلہ حریت کے سرخیل برصغیر پاک و ہند کی موجودہ دور میں سب سے بڑی علمی اور روحانی شخصیت حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی جمعہ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۹ء کو لکھنؤ میں انتقال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ان کے انتقال نے اکابر علماء کی وفات کے غم تازہ کر دیئے۔ مولانا کی وفات علم و فضل کی وفات ہے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ :

"عالم کی وفات ایک جہان کی وفات ہے۔"

بلاشبہ مولانا مرحوم اس حدیث کا مصداق تھے تین صد کتابوں کے آپ مصنف تھے۔ تاریخ' سیرت و سوانح آپ کے پسندیدہ مضامین تھے اور انہیں عنوانات پر آپ کی زیادہ تر تصانیف ہیں۔ قدرت نے اتنی جامعیت بخشی تھی کہ اردو کی طرح عربی زبان پر آپ کو نہ صرف عبور تھا بلکہ اکثر کتابیں آپ نے اصلاً عربی میں تصنیف فرمائیں بعد میں اردو زبان کا ان کو جامہ پہنایا گیا۔ عربی ادب کے بھی آپ امام مانے جاتے تھے' ان

حضرت مولانا اللہ وسایا

کے علم و فضل کے سامنے عرب و عجم کے علماء کی گردنیں جھکی نظر آتی تھیں۔

قدیم و جدید علوم پر آپ کو دسترس تھی۔ شرق' غرب نے آپ کے علم کی گہرائی کا سکہ مانا ہزاروں شاگرد' لاکھوں عقیدت مند' بیسیوں مساجد و مدارس آپ کی یادگار ہیں۔ اسے جانے والے آپ کو مدتوں یاد رکھا جائے گا۔

رفتید ولی نہ از دے ما

آپؒ کی بیعت کا تعلق قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے تھا۔ آپ مجاز بھی تھے اور غالباً ہندوستان میں آپ حضرت رائے پوریؒ کے آخری خلیفہ تھے۔ آپ کے وصال سے مساجد و مدارس کی طرح خانقاہوں کی علمی و عملی رونق بھی متاثر ہوئی۔

حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے حکم پر آپ نے لاہور میں بیٹھ کر عرب دنیا کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کرنے کے لئے "القادیانیہ" عربی زبان میں تحریر فرمائی۔ اس کے مقدمہ میں آپ نے فرمایا کہ :

"میرے پاس دو کتب خانے جمع ہیں' ایک خاموش اور وہ کتابیں ہیں' دوسرا بولنے والا کتب خانہ اور وہ مولانا محمد حیاتؒ ہیں۔"

شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے حکم پر تمام تر حوالہ جات فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ نے ان کو مہیا فرمائے۔ یہاں سے وہ تیار کر کے لکھنؤ تشریف لے گئے اور پھر سب سے پہلے عربی ایڈیشن کی اشاعت کا دمشق سے اہتمام کیا گیا اور یہ "مجلس تحفظ ختم نبوت" نے شائع کی اور پھر مصنف کے توسط سے دنیا بھر کے علماء و مشائخ بالخصوص عرب دنیا میں تقسیم ہوئی۔ اس کے بعد خیال ہوا کہ اس کتاب کو اردو میں منتقل کیا جائے' چنانچہ اردو ایڈیشن میں عربی سے اردو میں حوالہ جات کو منتقل کرنے کی بجائے مرزائیوں کی اصل اردو کتابوں سے ہی حوالہ جات کو نقل کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی' چنانچہ مولانا ابوالحسن علی ندویؒ نے مولانا محمد علی جالندھریؒ کو ذیل کا خط تحریر فرمایا یہ ۱۹ / مئی ۱۹۵۸ء کا خط ہے اس میں آپ نے تحریر فرمایا :

باسمہ تعالیٰ

محبی و مخدومی .... زید لطفہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

امید ہے کہ مزاج بخیر ہوگا!

میں اپنی طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے رائے بریلی میں تاخیر سے آیا۔ فہرست مآخذ (یعنی قادیانیت کتب) کے متعلق دیکھنا تھا کچھ کتابیں ندوۃ العلماء میں ہیں یا نہیں؟ چنانچہ مقابلہ کر کے ان کتابوں کو حذف کر دیا جو یہاں موجود ہیں تاکہ پاکستان سے انہیں لانے کی زحمت سے بچیں اب وہی کتابیں لکھ رہا ہوں جو یہاں نہیں ہیں اور ان کو ابھی (پاکستان) سے لانا پڑے گا۔ آپ کو یہ معلوم کر کے خوشی ہو گی کہ "فیصلہ آسمانی" حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ کی اور مولانا مونگیری کی تقریباً ۱۲٬۱۳ کتابیں اور رسالے رد قادیانیت میں کتب خانہ ندوۃ العلماء میں موجود ہیں۔ کئی روز سے لاہور کا کوئی خط نہیں آیا جس سے کچھ نظام سفر کا حال معلوم ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ حضرت والا دامت برکاتہم (حضرت رائے پوریؒ) کے مزاج مبارک بالکل بعافیت ہوں گے۔ مخدومی مولانا عبدالجلیل صاحب کی خدمت میں دو ہی روز ہوئے ہوں گے ایک خط ارسال خدمت کیا ہے۔ مولانا محمد حیاتؒ کی خدمت میں میری طرف سے بہت سلام۔ قلم زد کتابیں یہاں کتب خانہ میں موجود نہیں۔

والسلام

آپ کا علی

۱۶/ شوال المکرم ۷۷ ۱۳ھ

چنانچہ آپ کا خط ملتے ہی حضرت جالندھریؒ نے جواب اور پھر کتابیں ڈاک سے بھجوا دیں اور ساتھ ہی تحریر کیا کہ اردو ایڈیشن (قادیانیت) لکھنؤ سے شائع کرالیں۔ رقم مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے بیت المال سے بھجوا دی جائے گی۔ چنانچہ اس کے جواب میں مولانا ابوالحسن علی ندوی نے تحریر فرمایا:

حضرت مولانا المحترم زید مجدہ والطافہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ اور اس کے بعد رجسٹرڈ پیکٹ اور اس توجہ کے لئے شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت عطا فرمائے۔ جناب نے بھی لکھنؤ میں طباعت کی تاکید فرمائی ہے اور یہی مناسب معلوم ہوتا ہے' ابھی مصارف کا کوئی اندازہ نہیں رقم کا پہنچنا بہت مشکل ہے البتہ یہ صورت ممکن ہے کہ حضرت والا (رائے پوریؒ) کے ساتھ جو رفقا' خدام رائے پور تشریف لائیں وہ قانونی رقوم اپنے ساتھ لے آئیں' یعنی جتنی رقم لانے کی (قانوناً) اجازت ہے ہر ایک رفیق اتنی ہی رقم لے آئے۔ علی الحساب اور وہ رائے پور میں محفوظ رہے جب ضرورت ہو وہاں سے حاصل کی جائے۔ ابھی مجھے خود مصارف کا اندازہ نہیں۔ کتابوں کی فہرست یہ معلوم کرنے کے بعد کہ کتب خانہ ندوۃ العلماء میں کونسی کتابیں ہیں بعد میں بھجوادوں گا بڑی عنایت ہو گی اگر حضرت شاہ (سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ) صاحب مدظلہ کی خدمت میں میرا سلام نیاز پہنچا دیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

طالب دعا

ابوالحسن علی

جواب کا پتہ

مرکزی دعوت اصلاح و تبلیغ

کچہری روڈ لکھنؤ

غرض آپ کو رد قادیانیت کے عنوان پر حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ نے لگایا تھا' آپ کی اس متذکرہ کتاب کے عربی' اردو' انگریزی کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے۔ البتہ سب سے پہلے اس کتاب کو شائع کرنے کی سعادت مجلس تحفظ ختم نبوت کے حصہ میں آئی۔ اس کے علاوہ رد قادیانیت پر آپ کے مندرجہ ذیل مقالہ جات بھی ہیں:

(۱)...... القادیانیہ ثورۃ علی نبوۃ محمدیہ'

(۲)...... قادیانیت اسلام اور نبوت محمدیہ کے خلاف ایک بغاوت'

(۳)...... القادیانیہ والقادیانیہ دراسۃ و تحلیل

پاکستان میں جب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا' تو آپ نے حضرت شیخ بنوریؒ کو جو والا نامہ تحریر فرمایا وہ یہ ہے

"سب سے پہلے تو آپ کو اس عظیم کامیابی پر آپ کے اسلاف کا ایک ادنیٰ نیازمند کی حیثیت سے مخلصانہ مبارکباد پیش کرتا ہوں' جس کے متعلق بدیع الزمان الہدانی کے یہ الفاظ بالکل صادق ہیں:

"فتح فاق الفتوح وأمنت عليه الملائكه والروح"

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ کے اس کارنامہ سے آپ کے جد امجد حضرت سید آدم بنوریؒ اور ان کے شیخ حضرت امام ربانیؒ اور آپ کے استاد عربی حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی روح ضرور مسرور و مبتہج ہوئی اور اس کی بھی امید ہے کہ روح مبارک نبوی علیہا الف الف سلام کو بھی مسرت حاصل ہوئی ہو گی۔ فهنيئا لكم و

طولی اگر میری ملاقات ہوئی تو میں آپ کے دست مبارک کو بوسہ دے کر اپنے جذبات کا اظہار ضرور کروں گا۔"

(ماہنامہ بینات حضرت بنوریؒ نمبر)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے چناب نگر (ربوہ) میں اپنا مرکز قائم کیا۔ حضرت مولانا علی میاںؒ ڈھڈیاں سے واپسی پر حضرت مولانا محمد حیاتؒ صاحب کو ملنے کے لئے تشریف لائے۔

گزشتہ چند سالوں میں فتنہ قادیانیت نے دوبارہ انڈیا میں پر پرزے نکالنے شروع کئے تو دارالعلوم دیوبند کے ذمہ دار حضرات نے "مجلس تحفظ ختم نبوت کل ہند" کی بنیاد رکھی اور ایک عظیم الشان سیمینار کا اہتمام کیا۔ اس میں آپ برابر کے شریک سفر رہے "مجلس تحفظ ختم نبوت کل ہند" کے زیر اہتمام ۱۴/ جون ۱۹۹۷ء کو عظیم الشان کل ہند سطح پر کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ اس کے متعلق آپ نے حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم مہتمم دارالعلوم دیوبند کو ذیل کا والا نامہ تحریر فرمایا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گرامی منزلت جناب مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند زید مکارمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا' دارالعلوم کے جلسہ انتظامی (مجلس شوریٰ) میں شرکت کا دعوت نامہ اور رد قادیانیت کے جلسہ کی اطلاع لکھنو میں ملی تھی' راقم نے اپنی صحت کی کمزوری' سن رسیدگی اور کچھ دن آرام کے لئے بمبئی کے سفر اور قیام کا ذکر کر کے حاضری سے معذرت کا خط لکھا تھا جو پہنچا ہوگا۔ لیکن بمبئی میں ۴/ جون کا روزنامہ "انقلاب" دیکھا تو اس میں ۱۴/ جون کو دہلی میں رد قادیانیت کے جلسہ کی جو دارالعلوم دیوبند کی طرف سے اور آپ کے زیر اہتمام منعقد ہو رہا ہے' اطلاع پڑھی اس سے بہت خوشی ہوئی اور یہ ارادہ کر لیا کہ میں قیام کو مختصر کر کے ۱۳/ جون کو دہلی پہنچ جاؤں اور جلسہ میں شرکت کی سعادت جو دینی غیرت کا تقاضا ہے' حاصل کروں۔ چنانچہ یہ پروگرام بنالیا کہ ۱۳/ جون تک دہلی پہنچ جاؤں اور ۱۴/ جون کو جلسہ میں شریک ہوں۔

میں صدق دل سے آپ کو دارالعلوم کو اور اس جلسہ کے تمام محرکین کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انھوں نے بروقت قدم اٹھایا اور دارالعلوم کی روایات (دفاع عن الدین اور دفاع عن العقیدۃ الاسلامیہ) کا ثبوت دیا۔ راقم بمبئی کے قیام میں قادیانیت ہی پر تبصرہ اور اس کے سلسلہ میں کچھ لکھ رہا تھا' اس سے پہلے قادیانیت پر عربی میں مستقل کتاب لاہور میں لکھ چکا تھا' جو بلاد عربیہ میں بہت مقبول ہوئی اور جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ نے اس وقت تک اس کے پانچ ایڈیشن نکالے ہیں اور انگریزی ترجمہ کے بھی دو ایڈیشن شائع کئے مجلس تحقیقات و نشریات اسلام ندوۃ العلماء کی طرف سے آپ کی خدمت میں عربی اردو ایڈیشن بعض رسائل پہنچے ہوں گے۔

اطلاعاً آپ کی خدمت میں یہ عریضہ لکھا جا رہا ہے' راقم کا قیام اوکھلا جامعہ نگر میں مولوی عباس صاحب ندوی کے مکان پر رہے گا۔

جلسہ میں انشاء اللہ شرکت کی سعادت حاصل کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر طرح سے مفید اور کامیاب کرے' برائے کرم ہمارا سلام اور مبارکباد صاحبزادہ گرامی قدر مولانا اسعد میاں کی خدمت میں بھی پہنچا دیجئے۔

اطال اللہ بقاءہ

راقم

ابوالحسن علی ندوی

بقلم عبدالرزاق ندوی

بمبئی نساگ بلیس مدن پورہ

۵/ جون ۱۹۹۷ء

منقول آئینہ دارالعلوم دیوبند

مورخہ ۱۵ جون تا ۱۵ جولائی ۱۹۹۷ء

چنانچہ تشریف لائے اور قادیانیوں کے خلاف معرکہ کی تقریر فرمائی۔ اسی طرح لکھنو میں دنیا بھر کے اسکالروں کا سیمینار منعقد کیا گیا' اس میں بھی قادیانیوں کے متعلق علمی مقالہ جات پیش ہوئے غرض فتنہ قادیانیت کے خلاف آپ کا وجود انعام الٰہی تھا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب ہو۔ (آمین ثم آمین)

☆☆ ..... ☆☆

توہینِ رسالت ﷺ کا جرم اور عیسائی اقلیت

اگر چوروں کی کوئی انجمن یہ مطالبہ کردے کہ چوری کی سزا منسوخ کردی جائے تو کیا یہ مطالبہ تسلیم کرلیا جائے گا؟! اگر قتل کے تمام ملزم کوئی انجمن بناکر یہ مطالبہ کریں کہ قتل پر سزا منسوخ کردی جائے تو کیا اس کے اس مطالبہ کو پذیرائی ملنی چاہئے؟! اگر نہیں عیسائی اقلیت کا یہ مطالبہ کس طرح تسلیم کرلیا جائے کہ توہین رسالت ﷺ کی سزا منسوخ کردی جائے؟...... (مدیر)

جناب نور محمد قریشی صاحب

جب سے پاکستان میں توہین رسالت کو جرم قرار دیا گیا ہے اور تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۵ سی کا اضافہ کرکے اس جرم کی سزا موت مقرر کردی گئی ہے پاکستان کی عیسائی اقلیت مسلسل اس کی تنسیخ کا مطالبہ کررہی ہے۔ آگے بڑھنے سے پہلے دفعہ ۲۹۵ سی کا مطالعہ کرلیا جائے تو بہتر ہوگا:

"جو شخص بھی زبانی یا تحریری یا کسی اور ذریعہ یا اشارے سے بالواسطہ یا بلاواسطہ محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نام کی توہین کرے گا' وہ سزائے موت کا حقدار ہوگا۔"

سیدھی سی بات ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک مسلمانوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد سب سے بزرگ ہستی ہے۔ مسلمان تو اللہ کو اپنا رب اور کائنات کا خالق بھی اسی ہستی کی گواہی پر مانتے ہیں۔ اس ہستی کا نام نامی اسم گرامی لیتے ہوئے ایک مسلمان کا بلڈ پریشر نارمل نہیں رہتا۔ اس ذات مبارک کی توہین کی جو سزا تعزیرات پاکستان میں مقرر کی گئی ہے اس پر مسلمانوں کی پوری تاریخ میں کبھی کوئی اختلاف ہوا ہی نہیں۔ عیسائی یہ بات پیش نظر رکھیں کہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی پر دنیا کے تمام مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بن باپ پیدائش کو معجزانہ تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت مریم علیہا السلام کو کنواری اور پاکدامن مانتے ہیں' جو شخص اس مسئلے میں ہلکا سا شک بھی کرے وہ اسلام سے باہر ہوجاتا ہے۔ بائبل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بارے میں متی کا بیان درج ذیل ہے:

"اب یسوع مسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب اس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوگئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی۔ پس اس کے شوہر یوسف نے جو راستباز تھا اور اسے بدنام کرنا نہیں چاہتا تھا' اسے چپکے سے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔ وہ ان باتوں کو سوچ ہی رہا تھا کہ خداوند کے فرشتہ نے اسے خواب میں دکھائی دے کر کہا اے یوسف بن داؤد اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں لے جانے سے نہ ڈرو کیونکہ اس کے پیٹ میں جو ہے وہ روح القدس کی قدرت سے ہے۔" (متی باب اول فقرہ نمبر ۱۸تا۲۱)

متی کے بیان کے مطابق فرشتہ مریم کے منگیتر یوسف کے پاس آیا۔ اب ہم لوقا سے معلوم کرتے ہیں:

"چھٹے مہینے میں جبرئیل فرشتہ خدا کی طرف سے گلیل کے ایک شہر میں جس کا نام ناصرہ تھا ایک کنواری کے پاس بھیجا گیا' جس کی منگنی داؤد کے گھرانے کے ایک مرد یوسف نامی سے ہوئی تھی اور اس کنواری کا نام مریم تھا اور فرشتہ نے اس کے پاس اندر آکر کہا: "سلام تجھ کو جس پر فضل ہوا ہے خداوند تیرے ساتھ ہے...... اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور تیرے بیٹا ہوگا۔" (لوقا باب نمبر ا فقرہ ۲۶تا۳۱)

متی کے بیان کے مطابق فرشتہ یوسف کے پاس آیا لیکن لوقا کے بیان کے مطابق فرشتہ مریم کے پاس آیا۔ ان متعارض بیانات کے ہوتے ہوئے بائبل کی گواہی کس طرح قبول کی جاسکتی ہے؟ بائبل کیوں قابل قبول نہیں ہے اس کے لئے میں صرف ایک مزید حوالہ دینے پر اکتفا کرتا ہوں:

"اس کے بعد خداوند کا غصہ اسرائیل پر پھر بھڑکا اور اس نے داؤد کے دل کو ان کے خلاف یہ کہہ کر ابھارا کہ جاکر اسرائیل اور یہودہ کو گن۔" (سموئیل باب: ۲۴ فقرہ ۱:)

"اور شیطان نے اسرائیل کے خلاف اٹھ کر داؤد کو ابھارا کہ اسرائیل کا شمار کرے۔" (تواریخ باب: ۲۱ فقرہ ۱:)

حضرت داؤد علیہ السلام کو اسرائیل کی مردم شماری پر شیطان نے آمادہ کیا یا خدا نے؟ بائبل میں ایک دو نہیں سینکڑوں متعارض بیانات موجود ہیں۔ پوپ نے یہودیوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قتل معاف کردیا ہے اور مسلمانوں سے شکایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر سزا کیوں رکھ دی ہے۔ اب ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ عیسائی حضرات بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام کرتے کہ ان کی شہادت پر تمام مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کا احترام کرتے ہیں' لیکن وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین موقع بے موقع (غالباً مغربی ملکوں کی شہ پر) کرتے رہتے ہیں

اور اس سے باز آنے کی بجائے دفعہ ۲۹۵ سی کی تنسیخ کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں۔ جس شخص کو حال ہی میں اس جرم کے تحت سزا سنائی گئی اور جسے منسوخ کروانے کے لئے ایک پادری نے خودکشی کی ہے' غالباً اس کو اس جرم کا حوصلہ ہماری بے نظیر حکومت کے اس اقدام سے ملا تھا کہ اس نے توہین رسالتؐ کے مجرموں کی سزا معاف کروائی۔ انہیں جرمنی کا ویزا دلوایا' جہاز کا ٹکٹ دیا اور ڈالر بھی دیئے۔ جس جرم کے مرتکب کو یہ سب کچھ ملتا ہو اس کا ارتکاب ایک عیسائی کیوں نہیں کرے گا؟ جبکہ اس کے نتیجہ میں اپنی کمیونٹی میں وہ ہیرو بھی بنے' بین الاقوامی ذرائع ابلاغ پر اسکا نام بھی نشر ہو اور امریکی صدر اس کی سزا معاف کروانے کا مطالبہ بھی کرے۔

عیسائی حضرات جانتے ہیں کہ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات کے بارے میں توہین آمیز کلمہ نہ دل میں سوچ سکتے ہیں نہ زبان پر لاسکتے ہیں اور دفعہ ۲۹۵ سی کی تنسیخ کا مطالبہ اس لئے کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے رہتے ہیں اور اس سے باز آنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ اگر چوروں کی کوئی انجمن یہ مطالبہ کردے کہ چوری کی سزا منسوخ کردی جائے تو کیا یہ مطالبہ تسلیم کرلیا جائے گا؟ اگر قتل کے تمام ملزم کوئی انجمن بنا کر یہ مطالبہ کریں کہ قتل پر سزا منسوخ کردی جائے تو کیا اس مطالبہ کو پذیرائی ملنی چاہئے؟ اگر نہیں تو عیسائی اقلیت کا یہ مطالبہ کس طرح تسلیم کرلیا جائے کہ توہین رسالتؐ کی سزا منسوخ کردی جائے تاکہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے کی چھٹی مل جائے' اگر اس سزا کی موجودگی میں کچھ بدبخت یہ جرأت کرلیتے ہیں تو اگر یہ سزا ختم کردی گئی تو کیا عالم ہوگا؟ یہ تصور کرنے کے لئے بہت زیادہ ذہانت کی ضرورت ہے۔

قادیانی سالانہ جلسہ پر پابندی برقرار

مستحسن اقدام

صاحبزادہ طارق محمود

فوجی حکومت نے قادیانیوں کی توقعات کے برعکس ان کے ہیڈ کوارٹر چناب نگر میں دسمبر میں ہونے والے سالانہ اجتماع پر پابندی کو برقرار رکھ کر اپنی توقیر میں اضافہ کیا ہے۔ ملک بھر کے دینی اور عوامی حلقوں میں حکومت کے اس اقدام کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ قادیانی جماعت اپنے مرکز میں ہر سال دسمبر کے آخری عشرہ میں اپنا سالانہ جلسہ منعقد کیا کرتی تھی۔ ۲۵/دسمبر چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم ولادت ہے اور دنیا بھر کے مسیحی حضرات یہ دن مذہبی تہوار کے طور پر مناتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح ہونے کا دعویٰ بھی کیا تھا۔ قادیانی گروہ کے لوگ بانی جماعت کو مسیح موعود مانتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی مسیحیت کو ثابت کرنے کے لئے قادیانی جماعت بھی مسیحی حضرات کے مذہبی تہوار کے موقع پر سالانہ اجتماع منعقد کرکے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرتی ہے۔ ان کے اس طرز عمل سے عیسائی لوگوں کے مذہبی جذبات بھی مجروح ہوتے تھے۔ ۱۹۸۴ء میں جب صدر مملکت جنرل محمد ضیاالحق مرحوم نے امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے نفاذ کا اعلان کیا تو اس کی رو سے ان کی تبلیغی سرگرمیوں اور کھلے بندوں اجتماعات پر پابندی لازمی تھی۔ تب سے قادیانیوں کے سالانہ جلسہ پر پابندی عائد ہے۔ قادیانی جماعت کی ڈھٹائی کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ ہر سال اپنے مرکز کے اجتماع کے موقع پر تیاریاں شروع کردیتی ہے۔ مقامی انتظامیہ کو درخواست دے کر اجازت حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

موجودہ حکومتی تبدیلی اور جنرل پرویز مشرف کے عنان اقتدار سنبھالنے کے بعد قادیانی جماعت غلط فہمی کا شکار ہوگئی کہ فوجی حکمران آئین منسوخ کردیں گے۔ اس طرح قادیانیوں کے خلاف کی گئی ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم بھی کالعدم قرار پاجائے گی۔ جس میں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا خدا کی شان کہ جنرل پرویز مشرف نے آئین کو منسوخ کرنے کی بجائے معطل رکھا جس سے قادیانیوں کو پراپیگنڈہ کرنے کا یہ موقع ملا کہ جب آئین معطل ہے تو ان کے خلاف کی جانے والی آئینی ترامیم بھی معطل ہے۔ قادیانیوں کے اس مفروضے کو تسلیم کرلیا جائے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ آئین کے معطل ہونے کی صورت میں ملک کا نظام کیسے اور کیونکر چل رہا ہے؟

امسال قادیانیوں نے دسمبر کے سالانہ جلسہ کو بحال کروانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ اجتماع کے لئے خوب زور و شور سے تیاریاں ہوتی رہیں۔ بے شمار ٹریکٹر کئی ایکڑ زمین ہموار کرتے رہے۔ لیکن قادیانیوں کی قسمت ہموار نہ ہو سکی۔

اے بسا آرزو کہ خاک شد

قادیانیوں کی دسمبر کے سالانہ جلسہ کے حوالہ سے تیاریاں مجلس تحفظ ختم نبوت کے علم میں تھیں' جماعتی سطح پر حکومت کی قادیانیوں کو مختلف خلاف قانونی سرگرمیوں سے آگاہ کیا گیا' جماعت کے سیکریٹری اطلاعات مولانا فقیر محمد نے مرکزی و صوبائی حکومتوں کو ٹیلی گرامز کے ذریعہ آگاہ کیا کہ آئین اور قانون کی رو سے قادیانی کھلے بندوں اجتماع نہیں کرسکتے۔ ہم مرکزی و صوبائی حکومت کے علاوہ ضلع جھنگ کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کرنا اپنا اخلاقی فرض سمجھتے ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ قادیانیوں سے متعلق حکومتی پالیسی آئین اور قانون کو مدنظر رکھتے ہوئے برقرار رکھی جائے

نبی اکرم ﷺ کی اطاعت ایمان کا بنیادی جزو

اللہ کی محبت اور رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہر دو لازم و ملزوم ہیں اس لئے شاعر قرآن علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔

محمدؐ کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

ڈاکٹر حافظ محمد ثانی

انبیاء و رسولوں علیہم الصلوۃ والسلام کے واجب الاطاعت ہونے کا قانون اللہ کا متعین قانون ہے۔ قرآن کریم نے یہ فیصلہ فرمادیا کہ ہر رسول اطاعت ہی کے لئے بھیجا گیا ہے' لہذا انبیاء اور رسولوں علیہم الصلوۃ والسلام کا واجب الاطاعت ہونا قرآن کے نزدیک حق رسالت ہے اور ایک ایسا عام قانون ہے جس سے کبھی کوئی رسول یا نبی مستثنٰی نہیں رہا' قرآنی فلسفے کے مطابق ہر رسول اطاعت ہی کے لئے مبعوث ہوا ہے۔ حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں:

"جو شخص کتب سیرت کا مطالعہ کرے گا اور ان میں نبوت سے اہل کتاب اور مشرکین کی تصدیق کے واقعات پڑھے گا اس پر یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ اسلام صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کا نام نہیں' نہ وہ معرفت ہے نہ صرف معرفت و اقرار کا نام ہے' بلکہ جب تک ان کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری و باطنی طور پر فرمانبرداری اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری اطاعت نہ کی جائے اور اس کا عہد نہ کیا جائے اس وقت تک وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔"

(زاد المعاد جلد سوم صفحہ ۵۵)

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے متابعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سات درجے تحریر فرمائے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت جو دینی و دنیوی سعادتوں کا سرمایہ ہے کئی درجے رکھتی ہے۔

☆...... پہلا درجہ عام مسلمانوں کا ہے یعنی تصدیق قلبی کے بعد اطمینان نفس حاصل ہونے سے پہلے احکام شریعت کا بجالانا اور سنت منورہ کی متابعت کرنا۔

☆...... دوسرا درجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اقوال و اعمال کا اتباع کرنا ہے جو باطن سے تعلق رکھتے ہیں یعنی اخلاق و عادات کا درست کرنا۔

☆...... تیسرا درجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال و اذواق و مواجید کا اتباع ہے جو ولایت خاصہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

☆...... چوتھا درجہ نفس کے مطمئن ہونے اور اعمال صالحہ کی حقیقت کے بجالانے کا درجہ ہے جو علماء راسخین کا حصہ ہے۔

☆...... پانچواں درجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کمالات کا اتباع ہے جن کے حصول میں علم و عمل کو دخل نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر موقوف ہے۔

☆...... چھٹا درجہ ان کمالات کا اتباع ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام محبوبیت کے ساتھ مخصوص ہیں۔

☆...... ساتواں درجہ جو پہلے مذکورہ چھ درجوں کا جامع ہے مقام نزول سے تعلق رکھتا ہے۔

(مکتوبات مجدد الف ثانی دفتر دوم مکتوب: ۵۱)

"اے نبی ﷺ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو! اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

(آل عمران: ۳۱)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کی علامت اور بندہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت کرنے اور اس کی بخشش فرمانے کا ذریعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو قرار دیا گیا ہے' یعنی تمہیں اگر اللہ سے محبت ہے تو میری اتباع کرو' گویا اصل محور و مرکز خدا ہی کی محبت ہے اور اس کا صحیح معیار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے' اب جو شخص خدا کی محبت کا دعویدار ہے مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و محبت پوری طرح نہیں کرتا یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دم بھرتا ہے مگر خدا کی عظمت و محبت سے دل خالی ہے وہ سراسر دھوکے میں ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عظمت ان کا احترام و ادب اولین فریضہ ہے اور یہ سب اس لئے ہے کہ وہ اس باعظمت ذات کا رسول ہے جس کی تمام کائنات مخلوق ہے۔

تیسری قسط

مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعاوی

قاری محمد افضل باجوہ

کاج کا بٹن :

بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے کہ :

"بعض دفعہ جب حضور جراب پہنتے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھی اور بارہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوتا تھا۔"

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۵۸)

مرزا مرد تھا یا عورت ؟

حضرات گرامی! مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے اقتباس ہم پیش کرتے ہیں' فیصلہ آپ خود کرلیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی عبارت کی روشنی میں مرد تھا یا عورت ؟ جس کے مرد یا عورت ہونے میں خود کو ہی شک ہو وہ نبی' رسول' مجدد' مسیح موعود کیسے ہو سکتا ہے ؟ کیونکہ جس میں دو علامات پائی جائیں اسے ہیجڑا (خسرا) ہی کہا جاتا ہے' جبکہ حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے نبی خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے بھی انبیا کرام علیہم السلام اور مجددین تشریف لائے سب کے سب انسانوں میں سے مرد ہی تھے اور آخری زمانہ میں ظہور فرمانے والے مسیح موعود حضرت مہدی معہود بھی مرد ہی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے کسی بھی نبی اور رسول نے عورت ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ نہ حقیقتاً نہ استعارہ کے رنگ میں' جبکہ انگریز کے خود کاشتہ پودا مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف یہ کہ عورت ہونے کا دعویٰ کیا بلکہ اس نے عورت کے جملہ لوازمات حیض' حمل' درد زہ وغیرہ کو بھی اپنے لئے ثابت کیا ہے۔

میں مریم ہوں :

"اس (خدا) نے (براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں) میرا نام "مریم" رکھا۔" (کشتی نوح ص ۶۶ از مرزا غلام احمد حقیقۃ الوحی ص ۷۵ حاشیہ)

"میرے سوا تیرہ سو برس میں کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ خدا نے میرا نام "مریم" رکھا۔" (حقیقۃ الوحی ص ۳۳۸ مرزا غلام احمد قادیانی)

"خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا۔" (کشتی نوح ص ۶۹ از مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا صاحب کو حیض :

مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک الہام میں فرمایا کہ :

"بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے" (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۳ تتمہ از مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا کہتا ہے منشی الٰہی بخش کی نسبت مجھے الہام ہوا کہ :

"یہ لوگ خون حیض تجھ (مرزا) میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ (اربعین نمبر ۴ ص ۱۹ حاشیہ مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا کو حمل :

جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۴۹۲' ۴۹۴ میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم ص ۵۵۶ میں درج ہے مرزا صاحب لکھتے ہیں مجھے الہام ہوا کہ :

"تیرے شکم میں تیرے حیض کے خون کو خوبصورت لڑکا بنادیا۔" (اربعین نمبر ۴ ص ۱۹)۔

مرزا صاحب کا الہام :

"وہ مریم عیسیٰ سے حاملہ ہو گئی اور اب ظاہر ہے کہ اس امت میں بجز میرے کسی نے اس بات کا دعویٰ نہیں کیا کہ میرا نام خدا نے مریم رکھا اور پھر مریم (یعنی مرزا) میں عیسیٰ کی روح پھونک دی ہے اور خدا کا کلام باطل نہیں' ضروری ہے اس امت میں کوئی اس کا مصداق ہو اور خوب غور کر کے دیکھ لو اور دنیا میں تلاش کرلو کہ قرآن شریف کی اس آیت کا بجز میرے کوئی دنیا میں مصداق نہیں۔"

الہام مرزا : ونفخنا فیه من روحنا التحریم ص ۱۲ پس اس جگہ گویا استعارہ کے رنگ میں مریم کے پیٹ میں عیسیٰ کی روح جا پڑی' جس کا نام روح القدس ہے۔

الہام مرزا:

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: "اے مریم میں نے تجھ میں سچائی کی روح پھونک دی۔" گویا کہ یہ مریم سچائی کی روح سے حاملہ ہوئی۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۳۹)

"میں نے تجھ میں اپنے پاس سے صدق کی روح پھونک دی خدا نے اس آیت میں میرا نام روح الصدق رکھا۔" (کشتی نوح ص ۲۶)

مرزا کو دردِ زہ:

"خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخ روح کا الہام کیا پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا فاجاء ھا المخاض الی جذع...... یعنی پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے دردِ زہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی۔" (کشتی نوح ص ۶۹ از مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا کا وضع حمل:

مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"اس مریم میں خدا کی طرف سے روح پھونکی گئی اور پھر فرمایا کہ: روح پھونکنے کے بعد مریمی مرتبہ عیسوی مرتبہ کی طرف منتقل ہو گیا' اس طرح مریم سے عیسیٰ پیدا ہو کر ابن مریم کہلایا۔" (حقیقۃ الوحی جلد ۲۲ ص ۵۰۷ حاشیہ از مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ:

"مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔" (کشتی نوح ص ۶۹۔۹۸)

قارئین حضرات! "مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا" کا مطلب آپ خود ہی سمجھ لیں کہ مریمیت کا دعویٰ کس نے کیا؟ حمل کسے ٹھہرا؟ اور مریم سے عیسیٰ بھی کون بنا؟۔

اس اندھے کی عقل کا ماتم کیا کیجئے

کرشن گوپال:

مرزا غلام احمد قادیانی (ہندوؤں کے اوتار) مہاراج کرشن ہونے کا بھی دعویٰ کیا تھا' چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ:

"خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی آریاؤں کا بادشاہ۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۵۲۲)

"سو میں اس تصدیق کے لئے کہ وہی کرشن آریاؤں کا بادشاہ میں ہوں۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۵۲۲)

مجھے منجملہ اور الہاموں کے اپنی نسبت یہ بھی الہام ہوا تھا کہ "کرشن رودر گوپال" تیری مہما گیتا میں لکھی ہے۔" (لیکچر سیالکوٹ از قلم مرزا غلام احمد قادیانی)

حیائے مرزا:

نام نہاد ام المومنین (نصرت جہاں بیگم زوجہ مرزا) نے ایک دن سنایا کہ:

"حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مساۃ بھانو تھی' وہ ایک رات جب کہ خوب سردی پڑ رہی تھی حضور کو دبانے بیٹھی' چونکہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی' اس لئے اسے پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو میں دبا رہی ہوں وہ حضور کی ٹانگیں نہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے' تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا: "بھانو آج بڑی سردی ہے؟ بھانو کہنے لگی جی ہاں! "تدے تے تہاڈیاں لتاں لکڑی وانگ ہویا ہویاں ایں" یعنی تو آپ کی ٹانگیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب نے جو بھانو کو سردی کی طرف توجہ دلائی تو اس میں غالباً یہ جتانا مقصود تھا کہ آج شاید سردی کی شدت کی وجہ سے تمہاری حس کمزور ہو رہی ہے۔" (سیرۃ المہدی جلد ۳ ص ۲۱۰ مرزا بشیر احمد قادیانی)

محمدی بیگم اور عاشق نامراد:

یہ وہ طویل قصہ ہے جس نے عالمگیر شہرت اختیار کر لی تھی' مرزا کے محمدی بیگم کے بارے میں عاشقانہ بیانات میں سے صرف ایک ہی اقتباس پیش خدمت ہے:

"اس خدائے مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص (مرزا احمد بیگ) کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک و مروت تم سے اسی شرط پر کیا جائے گا...... لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی اس دختر کا والد تین سال تک فوت ہو جائے گا۔" (اشتہار مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء مرزا غلام احمد' ازالہ اوہام ص ۳۹۶)

قارئین کرام! مرزا غلام احمد کی بڑھکوں اور لافوں کے باوجود مرزا احمد بیگ نے اپنی لڑکی (محمدی بیگم) کی شادی مرزا سلطان محمد کے ساتھ کر دی اور وہ بدستور مرزا کے فوت ہو جانے کے بعد بھی مرزا سلطان محمد کے ساتھ ہی رہی' جبکہ مرزا نے کہا کہ: "میرے ساتھ شادی نہ کی گئی تو یہ ہوگا وہ ہوگا' اپنی بہو کو بھی طلاق دلوادوں گا' بیوی کو بھی' بیٹے کو بھی جائیداد سے عاق کر دوں گا مگر مرزا صاحب کی ایک بات بھی پوری نہ ہو سکی۔"

ایک لاکھ میں دعا:

میرے پیارے بھائیو! آج کے اس دور میں

علماء اسلام سے دور و متنفر کرنے کے لئے 'جاہل و بے دین لوگ علماء پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں اور کیچڑ اچھالتے ہیں 'بالخصوص ہمارے اس علاقہ میں قادیانی کہتے ہیں کہ تمہارے مولوی دین فروش ہیں 'لالچی ہیں' تعویذ و تعلیم فروخت کرتے ہیں' مگر ان ظالموں کو اپنے ممدوح " قادیانی کذاب" کی فراڈبازیوں کا پتہ نہیں چلا ہو گا؟ سیرت المہدی میں سے ایک اقتباس من و عن پیش خدمت ہے :

"پٹیالہ کے ایک رئیس کے ہاں کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا' مرزا صاحب کے خواص سے دعا کی سفارش کرائی ان کو جواب دیا کہ " محض رسمی طور پر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دینے سے دعا نہیں ہوتی دو باتیں ہونی ضروری ہیں' گہرا تعلق ہو یا دینی خدمت۔ رئیس سے کہو :" ایک لاکھ روپے دے تو پھر ہم دعا کریں گے " اور ہم یقین رکھتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کو ضرور لڑکا دے گا۔" (سیرت المہدی جلد اول ص ۲۵۷ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی)

حضرات! جس امت کا نبی اتنا لالچی' لٹیرا' ضمیر فروش 'بیٹوں کے لئے سودے بازی سے دعا کرنے والا ہو گویا کہ نعوذباللہ خالق اور مخلوق کے درمیان دلالی کرنے والا اور ٹھگ قسم کا انسان ہو اس کے امتیوں کا کیا حال ہو گا؟

مرزا صاحب تھیٹر میں :

مرزا غلام احمد قادیانی کا نام نہاد صحابی مفتی محمد صادق قادیانی لکھتا ہے :

"ایک شب دس بجے کے قریب میں تھیٹر میں چلا گیا جو مکان کے قریب ہی تھا اور تماشہ ختم ہونے پر دو بجے رات کو واپس آیا۔ صبح منشی ظفر احمد صاحب نے میری عدم موجودگی میں حضرت صاحب کے پاس میری شکایت کی کہ مفتی صاحب رات کو تھیٹر چلے گئے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا: ایک دفعہ ہم بھی (تھیٹر) گئے تھے۔" (ذکر حبیب ص ۱۸ مفتی محمد صادق قادیانی)

ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی بیت اللہ میں' نبیؐ مسجد میں تو صحابہؓ بھی مسجد میں' نبیؐ میدان جہاد میں تو صحابہؓ بھی میدان جہاد میں' مرزا غلام احمد قادیانی کے کاذب ہونے کے لئے یہی دلیل کافی ہے' دیکھو نام نہاد نبی بھی تھیٹر میں اور نام نہاد حواری بھی تھیٹروں میں۔ آج کل ان کے جماعت خانے بھی تھیٹر و سینما گھر کا منظر پیش کرتے ہیں اور یہ اس لئے کہ شاید اپنے جھوٹے نام نہاد نبی کی سنت ادا کرتے ہیں۔

میرے بھائیو! سفاک و بیباک مرزا کی شرمناک حرکات لکھنے سے قلم بھی لرزہ براندام ہے' ہاتھ اجازت نہیں دیتے اور دل بھی جلتا ہے' مگر میرا مطمع نظر بس یہی ہے کہ آپ حضرات بھی قادیانیت کی کارستانیوں سے پوری طرح آگاہ ہو کر دوسرے لوگوں کو بھی اس کے دام فریب میں پھنسنے سے بچا سکیں۔

ذاتِ خداوندی اور مرزا :

مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے مجھ پر وحی اتری :

﴿قال لی اللّٰہ انی اصلی واصوم واصحوا وانام﴾

" مجھے اللہ نے کہا کہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور روزے بھی رکھتا ہوں' جاگتا بھی ہوں اور سوتا بھی ہوں۔" (البشریٰ ج ۲ ص ۷۹ نعوذباللہ)

مرزا کہتا ہے :

"خدا نے کہا ہے کہ میں رسول کے ساتھ ہوں' اس کی بات قبول کرتا ہوں' غلطی کرتا ہوں اور صواب کو پہنچتا ہوں' میں رسول کا احاطہ کئے ہوئے ہوں۔" (نعوذباللہ)

مرزاجی نے کہا ہے کہ مجھے خدا نے کہا :

﴿انت من ماء نا وھم من فشل﴾

" تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ بزدلی سے۔" (انجام آتھم ص ۵۵ مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزاجی کہتا ہے کہ مجھے خدا نے کہا :

﴿اسمع یا ولدی﴾

"سن اے میرے بیٹے۔"

(البشریٰ جلد ۱ ص ۴۹)

مختصر یہ کہ مرزا نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے :

"میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں' میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴ از مرزا غلام احمد قادیانی)

گستاخ بے باک :

مرزا غلام احمد کہتا ہے کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی اشاعت پوری نہ ہو سکی' میں نے پوری کی ہے۔" (نعوذباللہ) (حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۶۵ از مرزا غلام احمد قادیانی)

سارے رسول میرے کرتہ میں :

مرزا نے فارسی میں اشعار لکھے ہیں جن میں سے ایک کا ترجمہ یہ ہے کہ :

"زندہ ہو ہر نبی میری آمد سے۔ تمام رسول میرے کرتہ میں چھپے ہوئے ہیں۔" (نعوذباللہ) (نزول مسیح ص ۱۰۰ از غلام احمد قادیانی)

حدیث اور مرزا :

مرزا قادیانی کہتا ہے:

"جو حدیث میرے خلاف ہے وہ ردی کی ٹوکری میں ڈال دو۔" (نعوذباللہ)

(اعجاز احمدی ص ۳۰)

قادیان اور بیت اللہ:

مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے

"لوگ معمولی اور نفلی طور پر بھی حج کرنے کو جاتے ہیں' مگر اس جگہ (قادیان) میں ثواب زیادہ ہے۔" (نعوذباللہ) (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵۲ از مرزا غلام احمد قادیانی)

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین اردو ص ۴۹ ص ۵۴ ضیا الاسلام پریس لاہور)

آج کے مرزائی اور شان صحابہ:

مرزا غلام احمد نے کہا

"جو میری جماعت میں داخل ہوا' وہ دراصل صحابہ کرام کی جماعت میں داخل ہو گیا۔" (نعوذباللہ) (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱ طبع اول)

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

(درثمین اردو ص ۴۹)

(از مرزا غلام احمد قادیانی)

اہل بیت اور مرزا:

غلام احمد قادیانی کہتا ہے:

"اور میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مال کا وارث بنایا گیا ہوں' پس میں اس کی آل برگزیدہ ہوں جس کو ورثہ پہنچ گئی۔" (نعوذباللہ)

(اعجاز احمدی ص ۷۰ مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا اور درود شریف:

مرزا قادیانی کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿سلام علی ابراہیم﴾

"ابراہیم پر سلامتی یعنی اس عاجز پر" (معاذاللہ) (اربعین نمبر ۲ ص ۱۱۷' ۲۰۰)

مرزا اور حجر اسود:

مرزا کے ایک فارسی شعر کا ترجمہ:

"ایک شخص نے میرے پاؤں چومے میں نے کہا حجر اسود میں ہی ہوں۔" معاذاللہ (تذکرہ ص ۳۶ تصنیف مرزا غلام احمد قادیانی)

پاکدامن حضرت مریم پر بہتان:

"مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا' بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں' نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں' کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔ اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا' پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا' گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا؟ اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی' یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے' مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں' جو پیش آ گئیں' اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔" (کشتی نوح ص ۲۶' ۲۷ مرزا غلام احمد قادیانی)

صفحہ ۲۶ پر حاشیہ میں لکھتا ہے:

"یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں' یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی' چار بھائیوں کے نام یہ ہیں یہودا' یعقوب' شمعون' یوز اور دو بہنوں کے نام یہ تھے آسیا' لیدیا۔"

مرزا قادیانی اور اولیاً:

مرزا کہتا ہے: "میں خاتم الاولیاً ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں' مگر وہ جو مجھ سے ہوگا۔" (خطبہ الہامیہ ص ۳۵)

مرزا اور علماً:

مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار علماً اسلام اور بزرگان دین کو اس بات پر متہم ٹھہراتے ہیں کہ وہ گالیاں دیتے ہیں حالانکہ مرزا صاحب کے پاس یاوہ گوئی اور گالیوں کے سوا کچھ بھی نہیں لہذا مرزا کہتا ہے:

"یہ (مولوی) جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھاتے ہیں۔"

ضمیمہ انجام آتھم:

قادیانیوں کا خود ساختہ نبی کہتا ہے:

"میرے مخالف جنگلوں کے سؤر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔" (نعوذباللہ)

(نجم الہدیٰ ص ۵۳ از مرزا غلام احمد قادیانی)

بوجھو تو جانیں:

بقول مرزا۔

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(درثمین اردو ص ۹۵ از مرزا غلام احمد قادیانی ص ۱۳۱ چھاپہ ضیا الاسلام پریس ربوہ)

(باقی آئندہ)

منظوم وصیت نامہ آسیا آبادی

بطرز حضرت مولانا عبدالعالم مدنی

بوقت روانگی حج بیت اللہ

مولانا مفتی احتشام الحق آسی آبادی

شریعت پر عمل کرنا، تکبر سے حذر کرنا
بچو بدعات سے سنت کو اپنا راہبر کرنا
یہ بنیادی وصیت ہے مری اپنے عزیزوں کو
خدا سے مانگتا ہوں اپنی باتوں کا اثر کرنا
شعائر دین کے بنیاد ہیں کہ احترام ان کا
خدارا! شرع اسلامی کو مت زیروزبر کرنا
امید وبیم خالق سے ہمیشہ سامنے رکھو
بس اک رحمت خدا کی ہو یہی پیش نظر رکھنا
یہ دنیا چند روزہ ہے، بچو اس سے حذر کرنا
یہاں اتنا ہی رہنا ہے لکھا جتنا بسر کرنا
یہ دنیا ہے عمل کی جائے اگر سمجھے کوئی اس کو
گزارے کی قدر لے لو تم اس کو رہگزر کرنا
تمہیں سنت سے الفت ہو اسی پر تیرا جینا ہو
تمہارا ساتھ دے کوئی نہ دے تم عمر بھر کرنا
زبان سے جھوٹ اور غیبت کبھی آنے نہیں پائے
حفاظت شرم گاہوں کی ضرور ہے حذر کرنا
کمانا مال دنیا کو مگر جائز طریقوں سے
رہ دین خدا میں خرچ اپنا سیم و زر کرنا
ہمیشہ اتفاق و اتحاد و امن سے رہنا
عدو کو بھی یہی بہتر ہے اس کو درگزر کرنا
بہت آسان ہے لڑنا بہت آسان ہے مرنا
مگر غصہ کو پی جانا ہے مشکل اور صبر کرنا
نہیں بھولو کبھی توبہ سے، استغفار سے پیارے
خدا کی یاد میں ہرگز نہیں کسر کرنا
تمہاری زندگی وابستہ ہو دینی مدارس سے
بچا طوفان سے ان کو تو ساحل پہ سفر کرنا
گھروں میں مدرسوں میں اپنے بچوں کو پڑھاؤ دین
تبھی آسان ہوگا دین پران کا بسر کرنا
اگر چاہو کہ عظمت دین کو مل جائے دنیا میں
تو قدوہ آج اپنا حضرت ملا عمر کرنا

اگر چاہو کہ رخ کفار کے طوفان کا موڑو
جہاد سیف لازم ہے کہ ہر شام و سحر کرنا
جو چاہو شب تمہاری صرف ہو ساری عبادت میں
تو جونہی آنکھ کھل جائے وہیں آہ سحر کرنا
اگر چاہو کہ دنیا اور عقبیٰ میں ملے عزت
خدا کی یاد میں ہرگز نہیں کوئی کسر کرنا
اگر چاہو کہ دنیا میں کسی سے خوف مت کھاؤ
تو اس رب جہاں کے خوف کو پیش نظر رکھنا
زمانہ فتنہ سامان ہے بچاؤ دین و ایمان کو
کوئی مشکل جو پیش آئے تو حق پیش نظر کرنا
تو ما ثورہ دعاؤں سے کبھی ہرگز نہیں بھولو
ملے جتنا بھی تم کو قت، تم اس کی قدر کرنا
میری تعریف حد سے بیشتر ہرگز نہیں کرنا
میری خامی جو مل جائے تو وہ بھی درگزر کرنا
عمل کی زندگی ڈھونڈو کسی عارف کے جوتوں میں
نہ مل جائے رشید باصفا کو راہبر کرنا
اگر میں روضہ اقدس پہ جا پہنچا مقدر سے
مجھے اے کاش! آجائے مدینہ میں بسر کرنا
دعا کرتا ہوں سب کے واسطے میں ارض اقدس میں
مری کوتاہیوں کو معاف کرکے درگزر کرنا
یہ دنیا دار فانی ہے مجھے آخر کہ مرنا ہے
پس مردن مجھے بھی یاد کرکے بہرہ ور کرنا
کبھی میں یاد آجاؤ یا میری قبر پہ آئیں
کلام اللہ پڑھ کر کچھ عنایت کی نظر کرنا
مرے احباب کو شاید ملی ہیں مجھ سے ایذائیں
گزارش سب سے کردیں مجھ کو عفو و درگزر کرنا
دعا کرتا ہوں رب ذوالجلال سے آسی اتنی سی
سلیقہ زیست کا آئے بس اتنی سی نظر کرنا
بقیع پاک میں دو گز زمیں مرقد کا مل جائے
دعا آسی کے حق میں تم بھی شام و سحر کرنا

ظالم کون؟

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غیور مسلمانو! آج تقریباً ۵۲ سال بیت گئے ہیں کہ ہندو بنیا کشمیر کی جنت کو لہولہان کر رہا ہے اور ہم مسلمان ہیں کہ اپنی خواہشات نفس کے درپے ہیں۔ جب ہم اپنے اصلی مقصد سے ہٹ جائیں گے تو یہ اللہ کا قانون ہے کہ ہم مسلمانوں پر ایسی ہی قومیں مسلط فرمائیں گے' ہر مسلمان اپنی عیش پرستیوں میں لگا ہوا ہے' ہر لیڈر اپنی سیاست چمکانے میں لگا ہوا ہے اور قوم کو دھوکے میں رکھ کر اپنی تجوری کو بھرنے کی فکر میں ہے۔ کسی اسلامی ملک کے سربراہ کو یا نام نہاد اسلامی لیڈر کو یہ فکر نہیں ہے کہ کشمیر میں مسلمانوں پر کیا بیت رہی ہے' چیچنیا میں روسی وحشی درندوں کی بمباری کی وجہ سے لاکھوں مسلمان مائیں' بہنیں' بیٹیاں کھلے آسمان تلے سخت سردی میں ٹھٹھک رہے ہیں اور سینکڑوں کی تعداد میں روزانہ اپنی زندگی کی بازی ہار رہے ہیں۔

عزیزان ملت! ہندو کشمیری مسلمانوں پر مظالم ڈھا رہے ہیں مگر پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے مسلمان اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ کونسا انصاف کر رہے ہیں؟ ہندو تو بلحاظ فطرت' بد طینت' اسلام دشمن ہے وہ تو ضرور گولیاں چلائے گا مگر ہم تو اسلام پسند اور مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں' ہم اپنی اس فطرت کو کب بروئے کار لائے...... ؟ ہندو کا مشن ہے کہ وہ کشمیر کو مسلمانوں سے اور اسلام سے خالی کرنا چاہتا ہے' مگر ہمارا مشن تو پوری دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کا غلبہ تھا' ہندو اپنے مشن پر کاربند ہے اور ہم اپنے مشن سے غافل!!

پرامن علاقوں میں شاندار ہسپتال' عالیشان مساجد' بلند و بالا یتیم خانے بے شک ہمارے مال کے مصرف ہیں مگر اجڑے ہوئے گھر' لٹی ہوئی مساجد' بے آسرا یتیم ہمارے مال' ہماری ہمدردی سے کیوں محروم ہیں؟ مساجد کے لئے ماربل اور سنگ مرمر کی ترغیب دینے والے زندہ ہیں مگر معلوم نہیں کشمیر میں اسلام اور قرآن کی بنیاد کی حفاظت کے لئے اہل خیر کو متوجہ کرنے والے کہاں ہیں؟ آج یہ پوچھنے والے تو الحمد للہ! بہت ہیں کہ کشمیر کا کیا ہوا؟ کب فتح ہوگا؟ حالات کیسے ہیں؟ مگر یہ کہنے والا کوئی نظر نہیں آتا کہ میں کشمیر کے لئے کیا کرنا چاہتا ہوں' کشمیر کا مسئلہ اسلام اور کلمہ کی نسبت سے میرا مسئلہ ہے' بتاؤ میرے ذمہ کیا کام ہے؟ غزوۂ تبوک کے لئے خود حضرت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مسجد

مولانا مفتی احمد سفیان تیمی

نبوی میں بیٹھے ہوئے اپنے تمام صحابہؓ کو جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں' جھولیاں اٹھا اٹھا کر خرچ کرنے والوں کو جنت کی بشارتیں دے رہے ہیں مگر معلوم نہیں کیوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وارث کشمیر کے مظلوموں کے لئے جھولی پھیلائے نظر نہیں آرہا ہے؟ کیا اس سے وقار مجروح ہوگا؟ کیا عزت کا معیار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معیار سے بڑھ چکا ہے؟' قرآن مجید میں زکوٰۃ کے مصارف میں سے ایک اہم مصرف مجاہدین کی اعانت' ان کے سامان جنگ کا انتظام ان کے بیوی بچوں کی دیکھ بھال تھا کیا یہ مصرف منسوخ ہو چکا ہے؟ ہرگز نہیں یہ حکم قطعی ہے' مگر یہ مصروف بتایا نہیں جاتا' سمجھایا نہیں جاتا'

کاش کوئی یہ سوچتا کہ اگر مسلمانوں کی زکوٰۃ ان مجاہدین کے ساتھ ہوتی تو آج ہندوستان کے ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے ہوتے اور روس پاش پاش ہو جاتا' مگر کیا کریں سچے بھی ہم ہیں' حق والے بھی ہم ہیں' جنتی بھی ہم ہیں اور مجرم وہ ہیں جن کے گھروں میں دشمن باپ کے سامنے بیٹی اور بھائی کے سامنے بہن کو بے آبرو کر رہا ہے۔ ان کا دفاع کرنا جرم' ان کا ہجرت کرنا عیب' ان کی امداد مانگنا بھیک' ذرا سوچئے تصور کیجئے بیٹیوں والے مقدس بیٹی کا اور بہنوں والے باعصمت بہن کا تصور کریں ذہن ساتھ چھوڑ دیتا ہے' تصورات آگے بڑھنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ جس چیز کا تصور ہمارے لئے ناممکن ہے کشمیر اور چیچنیا کے مسلمانوں پر وہ سب کچھ عملاً ہو رہا ہے۔ وہ کس قدر مظلوم ہیں انہیں دشمن کی گولیوں سے امن ہے نہ ہمارے اعتراضات سے' ایک طرف دشمن کی سنگینیں انہیں چھلنی کر رہی ہے' دوسری طرف ہماری نکتہ چینیاں' وہ دشمن کی طاقت کا مقابلہ کریں یا ہماری بے رخی کا ماتم! دشمن ان کے وجود کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں وہ کہاں جائیں؟ کس در پر؟ کس چوکھٹ پر؟ اب کون انہیں محبت کی نگاہ سے دیکھے گا؟ اب کون اپنے بچوں کے گرم کپڑوں میں سے ایک کپڑا ان کو بھیجنے کا سوچے گا؟ کون ان کو مسلمان سمجھ کر ہمدردی کے قابل سمجھے گا؟ کون اپنے دستر خوان کے ٹکڑے بھیج کر ان کی بھوک کو ختم کرے گا؟ کون ان کے لئے اسلحہ کا انتظام کرے گا؟

یہ سوالات اور ان کے جوابات اس وقت سانس لینے سے زیادہ ضروری ہیں مگر ہر طرف خاموشی ہے...... اندھیرے گھٹاٹوپ ہیں...... سکوت ہی سکوت ہے' مگر وہ ذات تو موجود ہے جس کی وحدانیت کا اقرار اور جس کی تکبیر کا نعرہ مجاہد لگا رہا ہے' جس کے نام کی حرمت و عظمت پر وہ جان دے رہا ہے۔

وہ ذات طاقت اور قوت والی ذات ہے' وہ

قدردان ذات ہے' وہ مظلوموں کا رب ہے' وہ پکار سننے اور جواب دینے والا ہے' کشمیری مسلمانو! کیوں گھبراتے ہو؟ چیچنیا اور فلسطین کے سرفروشو! کیوں پریشان ہوتے ہو؟ وہ رب تمہارے ساتھ ہے جس کی قوت کے سامنے سارا کفر مکڑی کا جالا ہے' وہ رب اپنے نیک بندوں کو تمہاری نصرت کے لئے کمربستہ کردے گا جس کر چکا ہے ادھر تمہاری جہد کامل ہو اور ادھر اس کی نصرت کے لاانتہائی دروازے کھل جائیں گے' مگر حیرت تو ان پر ہے جو ہندو کو ظالم سمجھ رہے ہیں مگر یہ نہیں سوچ رہے کہ خود انہوں نے ظلم کیا یا انصاف......؟

کسی زمانہ میں دشمن کسی ایک مسلمان پر ہاتھ اٹھانے سے اس لئے گھبراتا تھا کہ اسے پورے عالم اسلام کی مذمت کا خطرہ ہوتا تھا مگر آج وہ اس خطرے سے بے نیاز مسلمانوں کے کسی ایک خطے کو ناپتا ہے اور صرف اس کی مدافعت کے لئے تیاری کرتا ہے اس خطے کو اپنے ناپاک قدموں سے روند ڈالتا ہے' اسے معلوم ہے کہ دوسرے خطے والے مدد کو آئیں گے نہیں اور یہ خود کافی نہیں ہیں' چنانچہ وہ بے فکری سے اپنا کام کر گزرتا ہے۔

چنانچہ اس کی زندہ مثال آج مسئلہ کشمیر ہے وہ کونسا ظلم ہے جو کشمیری مسلمانوں پر نہیں ہو رہا' مگر ان کشمیری مسلمانوں کی آہ و پکار' ان کے مہاجرین کی دردناک داستانیں سننے والے آزاد کشمیر اور پاکستان کے مسلمانوں کے معمولات میں ذرا برابر فرق نہیں آیا اور ان غمناک خبروں کے سننے سے بھی ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا' کشمیر کا جہاد ہمارے ایمان کی آزمائش کے لئے کسوٹی کی حیثیت رکھتا ہے' آیئے اور اس جہاد میں جانی و مالی شرکت کر کے اپنے حقیقی مسلمان ہونے کا ثبوت دیں' اس لئے کہ مسلمان کبھی بھی اپنے مسلمان بہن بھائیوں کی تکلیف پر صبر نہیں کر سکتا۔

﴿وما علینا الا البلاغ﴾

لورالائی کا تعزیتی اجلاس

لورالائی (حافظ عبدالرحمن کاکڑچوی) ختم نبوت لورالائی کے زیر اہتمام ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا آغا محمد صاحب شیخ القرآن حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب خازن حاجی خواجہ محمد شفیع صاحب' شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل الدین صاحب' امیر ختم نبوت حضرت مولانا محمد ممتاز صاحب' حضرت مولانا جمال الدین صاحب' حضرت مولانا عبدالواسع صاحب' مولانا نیاز محمد ناطق بالحق صاحب' مولانا نیاز الرحمن صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ لورالائی' قاری محمد دین صاحب' حافظ عبدالرحمن کاکڑچوی سیکریٹری جنرل ختم نبوت لورالائی حاجی خواجہ خیل محمد اشرف صاحب' عبدالقادر' سردار محمد فکری صاحب کے علاوہ کثیر تعداد میں کارکنان ختم نبوت نے شرکت کی' اجلاس میں حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی صاحب مبلغ سندھ کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

تخصص فی الافتاء کا ایک سالہ کورس

ایک سال میں
فتویٰ کا کورس

معروف و مشہور دینی درسگاہ جامعہ رشیدیہ آسیا آباد تربت مکران میں مکمل کرایا جاتا ہے۔ جس میں حضرت اقدس مفتی رشید احمد دامت برکاتہم العالیہ کے خصوصی شاگرد مفتی احتشام الحق آسیا آبادی خود اپنی نگرانی میں تخصص کا کورس کراتے ہیں۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان یا کسی بھی دینی ادارے سے دورۂ حدیث کی تکمیل کرنے والے ایسے طالب علم کو داخلہ دیا جاتا ہے جو اردو یا فارسی لکھنے پر قدرت رکھتا ہو۔ خواہشمند طلبہ کو ذی الحجہ ۱۴۲۰ھ تک داخلہ مل سکتا ہے۔

داخلہ کا طریقہ کار:

(۱)...... سند کی فوٹو کاپی اور اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی درخواست بذریعہ فیکس یا بذریعہ ڈاک بھیج کر داخلہ لیا جاسکتا ہے۔

(۲)...... سند اور اپنی درخواست لے کر مولانا کمال الدین المسترشد استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ کلفٹن فون: 587334

زکوٰۃ' صدقات' عطیات وغیرہ کا بہترین مصرف "جامعہ رشیدیہ" حبیب بینک اکاؤنٹ: 2009 تربت برانچ

(مولانا) ریاض الحق جامعی نائب مدیر جامعہ رشیدیہ آسیا آباد تربت مکران' بلوچستان فون: 320352-320353 (0865)

فضائی آلودگی ہو یا موسم کی تبدیلی

ہمدرد کی مفید دوائیں - نزلہ، زکام اور کھانسی سے بچائیں

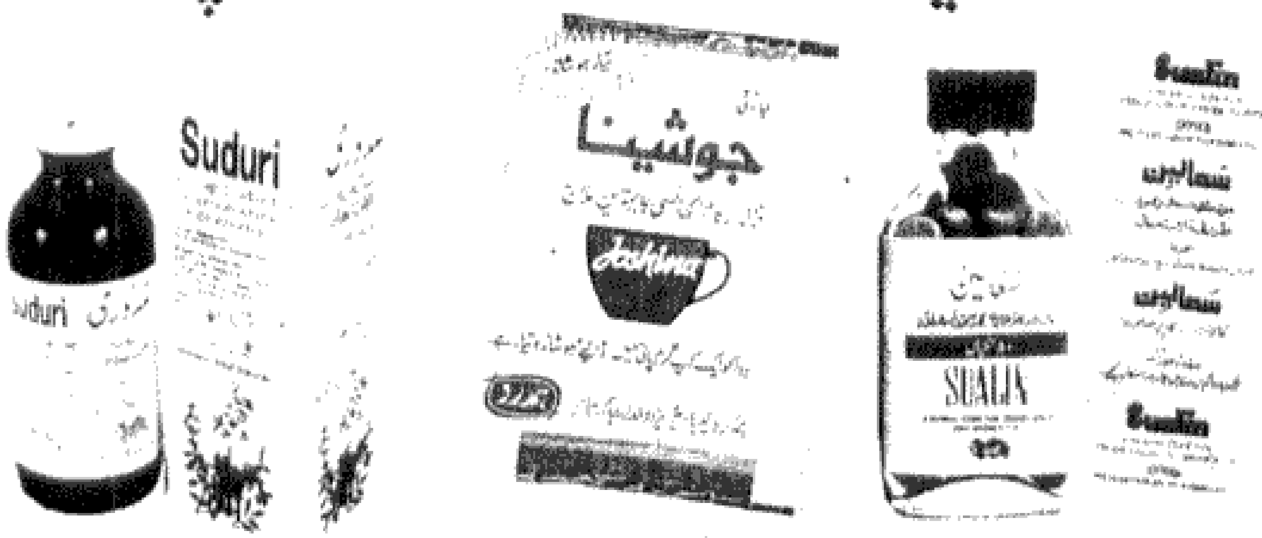

سُعالین جوشینا صُدوری

سُعالین

مُفید جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ سُعالین گلے کی خراش اور کھانسی کا آسان اور مؤثر علاج۔ آپ گھر میں ہوں یا گھر سے باہر، سرد و خشک موسم یا گرد و غُبار کے سبب گلے میں خراش محسوس ہو تو فوراً سُعالین چوسیے۔ سُعالین کا باقاعدہ استعمال گلے کی خراش اور کھانسی سے محفوظ رکھتا ہے۔

جوشینا

تیار جوشاندہ

نزلہ، زکام، فلو اور اُن کی وجہ سے ہونے والے بخار کا آزمودہ علاج۔ جوشینا کا روزانہ استعمال موسم کی تبدیلی اور فضائی آلودگی کے مُضر اثرات بھی دُور کرتا ہے۔ جوشینا بند ناک کو فوراً کھول دیتی ہے۔

صُدوری

مؤثر جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ خوش ذائقہ شربت۔ خشک اور بلغمی کھانسی کا بہترین علاج۔ صُدوری سانس کی نالیوں سے بلغم خارج کر کے سینے کی جکڑن سے نجات دلاتی ہے اور پھیپھڑوں کی کارکردگی کو بہتر بناتی ہے۔

بچوں، بڑوں سب کے لیے یکساں مُفید۔

سُعالین، جوشینا، صُدوری۔ ہر گھر کے لیے بے حد ضروری

ہمدرد

تبصرۂ کتب

نام کتاب : مولانا وحید الدین خاں'
اسلام دشمن شخصیت
ترتیب و تحقیق : محمد متین خالد
ضخامت : ۳۲۲ صفحات
قیمت : ۲۰۰ روپے
پبلشرز : علم و عرفان پبلشرز اردو بازار' لاہور
فون : ۷۳۵۲۳۳۲

زیر نظر کتاب متنازعہ بھارتی مصنف مولانا وحید الدین خاں کی بدنام زمانہ گستاخ رسول ملعون سلمان رشدی کے دفاع میں لکھی جانے والی تحریروں کا علمی محاسبہ ہے۔ یہ کتاب دنیا کے جید علماء و دانشوروں کی فکری' تاریخی اور تحقیقی تحریروں کا نچوڑ ہے۔

شروع میں ایک عالم دین کے طور پر ابھرے اور پھر بکاؤ مال بن کر اسلام کی اخلاقی اقدار سے انحراف کر گئے۔ یہود و ہنود نے اس دانش فروش کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ خود غرضی' لالچ اور شکم پروری نے انہیں عالمی کفر کا متحرک کارندہ بنا دیا۔ اب ان کا بے لگام قلم دلکش لفظوں' عوامی اسلوب اور آسان زبان کی مدد سے شعائر اسلامی کا مذاق اڑاتا ہے۔ مسلمانوں کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا کرتا ہے اور اسلامی مقدس شخصیات کا تمسخر اڑاتا ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ دنیا بھر کی تمام اسلام دشمن تحریکیں بھاری اخراجات سے انہیں اپنے پروگراموں میں مدعو کرتی ہیں' انہیں سر آنکھوں پر بٹھایا جاتا ہے اور پھر میڈیا کے زور پر ان کے مؤقف کو پوری دنیا میں پھیلا کر اسلام کی تضحیک اور مسلمانوں کی رسوائی کا سامان پیدا کیا جاتا ہے۔

وحید الدین خاں کبھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا انکار کرتے ہیں' کبھی وہ شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں توہین کرنے والے کو "آزادی تحریر و تقریر" اور "حقوق انسانی" کے تحت نظر انداز کر دینے کا فتویٰ سناتے ہیں۔ کبھی وہ صلاح الدین ایوبی' ٹیپو سلطان اور سید احمد شہید رحمہم اللہ ایسے مجاہدین اور محسنین ملت کے بارے میں سوقیانہ تحریریں رقم کرتے ہیں' کبھی وہ بھارت میں بابری مسجد کے انہدام اور فرقہ ورانہ فسادات کا ذمہ دار صرف اور صرف مسلمانوں کو ٹھہراتے ہیں' کبھی وہ مولانا محمد علی جوہر' علامہ اقبال' الطاف حسین حالی' سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور قائد اعظم محمد علی جناح ایسے جید راہنماؤں پر تنقید و استہزا کرتے ہیں' کبھی وہ کشمیر' فلسطین' بوسنیا' کوسوو' چیچنیا اور اریٹیریا میں مسلمانوں کی آزادی کی تحریکوں کو ناپسندیدہ اور قہر آلود نگاہوں سے دیکھتے ہیں' کبھی وہ دشمنان اسلام راجپال' مرزا قادیانی' سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین وغیرہ کی دل آزار اور اشتعال انگیز تحریروں کے خلاف جدوجہد کو وحشیانہ اور مجنونانہ قرار دیتے ہیں' کبھی وہ غازی علم الدین ایسے شہیدان ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا تمسخر اڑاتے ہیں' کبھی وہ تقسیم پاکستان کو غلط قرار دیتے ہیں' کبھی وہ اکھنڈ بھارت کا مژدہ سناتے ہیں' کبھی وہ جہاد کے اسلامی تصور سے انکار کرتے ہیں اور اسے خودکشی کا نام دیتے ہیں۔

ملعون زمانہ سلمان رشدی اور اس قبیل کے دیگر مسیلمہ کذابوں' راجپالوں اور قادیانیوں کے دفاع میں انہوں نے "شتم رسول کا مسئلہ" نامی کتاب لکھ کر اپنے چہرے پر ایسی کالک اور پھٹکار مل لی ہے جس کو سات سمندروں کا پانی بھی نہیں دھو سکتا۔ اسلام کے طے شدہ مسائل میں التباس اور مغالطے پیدا کرنا ان کی ذہنی بیماری ہے۔

حال ہی میں حکومت پنجاب نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا احترام کرتے ہوئے اور امن و امان کی صورتحال کے پیش نظر وحید الدین خاں کی اس متنازعہ کتاب "شتم رسول کا مسئلہ" کی اشاعت اور فروخت پر پابندی عائد کرتے ہوئے اس کی تمام کاپیاں فوری طور پر ضبط کر لی ہیں' جس پر پنجاب حکومت بالخصوص محکمہ داخلہ پنجاب خصوصی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ امید ہے پنجاب حکومت کے اس تاریخی فیصلہ کی روشنی میں دیگر صوبے اور بالخصوص وفاقی وزارت داخلہ بھی اس کتاب پر پابندی عائد کر کے مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرے گی۔

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا فکر انگیز دیباچہ بھی قابل مطالعہ ہے' امید ہے اس کتاب کے مطالعہ سے محبان اسلام "فتنہ وحید الدین" کو اچھی طرح جان سکیں گے اور اس کی سرکوبی کے سلسلہ میں اپنا فریضہ سرانجام دیں گے' امت مسلمہ کی بیداری کی وجہ سے انشاء اللہ "فتنہ وحید الدین" ہر محاذ پر ناکام و نامراد ہوگا۔ تحفظ ناموس

باقی صفحہ ۲۶ پر

اخبارِ ختمِ نبوّت

یوسف کذاب پر عدالت یوسف کذاب پر عدالت سیشن لاہور نے توہین رسالت ''توہین اہل بیت'' ''توہین صحابہ'' خیانت مجرمانہ اور زنابالجبر کی کوشش پر فرد جرم عائد کردی اور بغیر اجازت عدالت ملک سے باہر جانے پر پابندی لگادی

لاہور (نمائندہ خصوصی) سیشن جج لاہور میاں جہانگیر نے ابوالحسنین محمد یوسف علی پر توہین اہل بیت' توہین صحابہ' خیانت مجرمانہ اور زنابالجبر کی کوشش کے الزام میں تعزیرات پاکستان 420,419,406,295-A,298-A,295-C فرد جرم عائد کی۔ ملزم محمد یوسف علی کے خلاف مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی سیکریٹری جنرل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے 26-3-97 کو ایف آئی آر پولیس اسٹیشن ملت پارک لاہور میں درج کرائی تھی کہ ملزم نے 28/ فروری 1997 کو مسجد بیت الرضا' یتیم خانہ چوک لاہور میں خطبہ جمعہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ:

"وہ خود محمد رسول اللہ ہے اور اپنے گھرانے کو اہل بیت اور اپنے پیروکاروں کو اصحاب رسول بتلاتا تھا۔

اس طرح وہ نبوت کا دعویٰ کر کے اپنے معتقدین نذر نذرانے کے طور پر لاکھوں روپے وصول کرتا رہا ہے۔ شادی شدہ اور کنواری لڑکیوں کو ورغلانے اور ان سے بدکاری کی کوشش بھی کرتا ہے۔ اس کے خلاف 505(2)298,295-A,295-B,295-C کا خلاف مقدمہ درج ہوا اور ملزم کو گرفتار کر لیا گیا۔ ملزم کو ڈھائی سال کے بعد سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ نے دو لاکھ روپے کی ضمانت پر درخواست ضمانت منظور کر لی تھی' اس کے برخلاف محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی جس پر موجودہ چیف جسٹس مسٹر جسٹس ارشاد حسن خان نے عدالت سیشن کو حکم جاری کیا کہ وہ اس مقدمہ کا فیصلہ جلد از جلد 066 کے اندر سماعت کر کے ہائی کورٹ کو رپورٹ کریں عدالت سیشن میں ملزم نے 265-K کے تحت درخواست دی تھی کہ اس کے خلاف کوئی بھی شہادت موجود نہیں اس لئے اس کو بری کر دیا جائے۔ لیکن عدالت سیشن نے تمام شہادتوں' گواہان' مدعی اور ویڈیو اور آڈیو کیسٹس کے بیانات دیکھنے کے بعد ملزم کی درخواست خارج کر دی تھی اور ملزم کو فرد جرم عائد کرنے کے لئے 18 جنوری کو پیشی مقرر کی تھی لیکن ملزم اور اس کا وکیل سلیم اے رحمٰن صاحب نہ آئے اور ملزم کے بارے میں رپورٹ آئی تھی کہ وہ ملک سے باہر چلا گیا ہے' جس پر عدالت سیشن جج نے پولیس ایجنسی کو حکم دیا کہ وہ اس بارے میں تفتیش کر کے رپورٹ کریں اور ملزم کو عدالت میں پیش کیا جائے جس پر ملزم کو عدالت سیشن جج لاہور میں پولیس گارڈ کی حفاظت میں عدالت میں لایا گیا اور سینکڑوں افراد عدالت میں اور عدالت کے باہر جمع ہو گئے۔ عدالت نے صرف مدعی کے کونسل مسٹر اسمٰعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ اور غلام مصطفٰی چوہدری ایڈووکیٹ اور وکلاء صفائی سلیم اے رحمٰن اور مس رخسانہ لون ایڈووکیٹ کے علاوہ تمام افراد کو اور پولیس رپورٹرز کو بھی عدالت سے باہر چلے جانے کا حکم دیا اور فرد جرم پڑھ کر ملزم کو سنایا گیا' جس پر ملزم کے وکلا نے اعتراض کیا کہ ملزم نے ان جرائم کا ارتکاب نہیں کیا' اس لئے تعزیرات پاکستان کے عائد کردہ دفعات کے تحت فرد جرم عائد نہیں کی جا سکتی' جس پر وکیل استغاثہ مسٹر اسمٰعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ نے بریگیڈیئر اسلم' سہیل ضیا اور دیگر گواہان کے بیانات پڑھ کر عدالت کو بتلایا کہ ملزم نے اپنی مجالس میں خود کو "انا محمد" "میں خود محمد ﷺ (نعوذباللہ) ہوں اور محمد رسول اللہ کا شبیہ ہوں اور ان کا تسلسل ہوں ظاہر کیا اور اپنے سامنے بیٹھے ہوئے پیروکاروں کو صحابہ بتلایا' اپنے لڑکوں کا نام حسن اور حسین بتلایا ہے۔ اس لئے ویڈیو اور آڈیو کیسٹس بھی موجود ہیں۔ ان شہادتوں کی موجودگی میں ملزم پر فاضل عدالت نے دفعہ 265-D ضابطہ فوجداری کے تحت صحیح فرد جرم عائد کی ہے۔ عدالت سیشن نے کونسل ملزم کے اعتراضات مسترد کر دیئے۔ ملزم کے فرد جرم پر دستخط کرائے اور اس کو پابند کر دیا کہ وہ عدالت کی اجازت کے بغیر ملک سے نہیں جائے گا۔ اس حکم کی نقل حکومت پنجاب کے ہوم سیکریٹری کو بھی بھجوادی ہے اور استغاثہ کی جانب سے بابر مسٹر اسمٰعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ' چوہدری غلام مصطفٰی ایڈووکیٹ اور ملزم کی جانب سے سلیم اے رحمان اور رخسانہ لون ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔

لاہور میں دینی راہنماؤں اور ماہرین قانون کا مشترکہ مشاورتی اجلاس

لاہور (نمائندہ خصوصی) ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن آف پاکستان کے چیئرمین چوہدری ظفر اقبال ایڈووکیٹ ہائی کورٹ کی دعوت پر مختلف دینی راہنماؤں اور ماہرین قانون کا ایک مشترکہ مشاورتی اجلاس نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں مجلس احرار اسلام پاکستان کے دفتر میں منعقد ہوا' جس میں ۱۹۷۳ء کے دستور کی معطلی اور اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کے پی سی او کے تحت حلف نامہ میں "اسلامی جمہوریہ پاکستان" کے نام میں "اسلامی جمہوریہ" کے الفاظ حذف کئے جانے سے پیدا شدہ صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔

اجلاس میں اس بات پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا کہ دستور پاکستان کے معطل ہونے کے بعد سے ملک میں قادیانیوں اور سیکولر لابیوں کی سرگرمیوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور ججوں کے حلف نامہ

ے "اسلامی جمہوریہ" کے الفاظ حذف ہونے سے ستان کی اسلامی نظریاتی حیثیت مشکوک ہو کر ایک یکولر ملک کا تاثر ابھر رہا ہے' اسی طرح چیف ایگزیکٹو ی حکومت میں شامل بعض افراد کے بارے میں قادیانی بین الاقوامی سیکولر لابیوں سے تعلق کی افواہیں پھیل ہی ہیں' اس لئے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ چیف یگزیکٹو کی طرف سے اس سلسلہ میں پوری قوم بالخصوص دینی حلقوں کو اعتماد میں لیا جائے اور صورت حال کی وضاحت کی جائے۔

اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ چیف ایگزیکٹو سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ جس طرح ۱۹۷۷ء میں جنرل ضیاء الحق مرحوم نے ۱۹۷۳ء کا دستور معطل کرنے کے بعد دینی حلقوں کے مطالبہ پر عبوری آئین میں دستور کی اسلامی دفعات اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی دفعات کو بحال رکھنے کا اعلان کیا تھا اسی طرح جنرل پرویز مشرف بھی پی سی او کے تحت ایک مستقل فرمان کے ذریعہ ۱۹۷۳ء کے دستور کی اسلامی دفعات' عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ قرارداد مقاصد کی بالادستی اور ملک کے نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" کی بحالی کا اعلان کریں' اجلاس میں ملک بھر کی دینی جماعتوں کے قائدین سے اپیل کی گئی تاکہ وہ اس سلسلہ میں ٹھوس مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرکے عقیدۂ ختم نبوت کی دستوری حیثیت اور دستور پاکستان کی اسلامی دفعات کے تحفظ کے لئے بروقت اور موثر کردار ادا کریں۔

اجلاس میں طے کیا گیا کہ اس سلسلہ میں دینی جماعتوں کے راہنماؤں سے رابطہ کیا جائے گا اور لاہور کی سطح پر تمام دینی جماعتوں کا ایک مشترکہ مشاورتی اجلاس جلد طلب کیا جائے گا تاکہ اس مسئلہ پر دینی جماعتوں کے باہمی تعاون کو آگے بڑھانے کے لئے پروگرام مشترکہ طور پر طے کیا جا سکے۔

اجلاس میں مجلس احرار اسلام کے راہنماؤں مولانا سید عطاء المہیمن شاہ بخاری' مولانا محمد اسحٰق سلیمی' چوہدری ثناء اللہ بھٹہ' مولانا سید کفیل شاہ بخاری' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی عبداللطیف خالد چیمہ' میاں اویس احمد' پاکستان شریعت کونسل کے راہنماؤں مولانا زاہد الراشدی اور مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر کے علاوہ ممتاز قانون دانوں چوہدری نذیر احمد غازی ایڈووکیٹ' ملک ربنواز ایڈووکیٹ نے بھی شرکت کی۔

••

روسی' جاپانی زبان میں تحریف شدہ قرآن مجید پر سختی سے نوٹس لیا جائے

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اطلاعات فیصل آباد مولانا فقیر محمد نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ مسلمانوں کو مرتد کرکے قادیانی بنانے کے بارے میں قادیانی جماعت چناب نگر کو زیادہ مالی امداد اور روس و جاپانی زبان میں جعلی انگریزی پنجابی نبی مرزا غلام احمد قادیانی غیر مسلم کے تحریف شدہ قرآن چھاپ کر دینے کے پیش نظر قادیانی غیر مسلم فیکٹری کی تیار کردہ مصنوعات شیزان جوس بوتل اور مربے چٹنیاں' آچار' جام' جیسٹری وغیرہ کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ قادیانیوں کی تیار کردہ اشیاء کا پیسہ اور کھانا حرام اور گناہ ہے جبکہ قادیانی صنعت کار اپنی آمدنی کا دسواں حصہ قادیانی جماعت کو چناب نگر کو چندہ دیتے ہیں' جس کی وجہ سے مرنے کے بعد ان قادیانی مرزائی غیر مسلموں کو چناب نگر کے چاردیواری دوزخی (مقبرہ) مرگھٹ میں دبایا جاتا ہے' اور سولہواں حصہ قادیانی غیر مسلموں کا ملکیت ہے کسی مسلمان نے نہیں خریدی ہے' قادیانی مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اس کا مالک آنجہانی شاہنواز غیر مسلم مرنے کے بعد چناب نگر کے قادیانی مرگھٹ میں دبایا گیا تھا۔

تمام مجسٹریٹوں کو تبدیل کیا جائے

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اطلاعات فیصل آباد مولانا فقیر محمد نے چناب نگر سابقہ ربوہ میں آیات قرآنی اور کلمہ طیبہ کے غیر قانونی بورڈ لگانے پر قادیانی جماعت چناب نگر کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸۔سی تعزیرات پاکستان مقدمات درج نہ کرنے اور بورڈ نہ ہٹانے پر جھنگ کی انتظامیہ کے خلاف کارروائی نہ کرنے پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے چیف ایگزیکٹو پاکستان اور گورنر پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ:

چناب نگر میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس مجریہ ۱۹۸۴ء کی خلاف ورزی بند کرانے کے لئے موجودہ ترامیم چناب نگر کو بلا تاخیر تبدیل کیا جائے اور سرکاری دفاتر میں سرخ فیتہ ختم کرنے اور قانون کی بالادستی قائم کرنے کے لئے چناب نگر چنیوٹ اور جھنگ کے تمام انتظامی مجسٹریٹوں کے تبادلے کئے جائیں جن کو تحصیل چنیوٹ یا جھنگ میں تعینات ہوئے تین سال گزر چکے ہیں۔"

اسی طرح فیصل آباد سمیت ۳۴ اضلاع میں انتظامی مجسٹریٹوں سے لے کر ای' سی' جی تک کے علاوہ کے افسران کو دوسرے اضلاع میں تبدیل کیا جائے اور بار بار ایک شہر ضلع تحصیل میں تعینات نہ کیا جائے۔ اس طرح عوامی مسائل جلد حل کرنے کے لئے صوبائی سطح پر سیکشن آفیسر سے لے کر سیکریٹری کے علاوہ کے افسران کے بھی تبادلے کئے جائیں جن کو صوبائی سطح پر تین سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔

بقیہ : تبصرہ کتب

رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کا ایک ایک لفظ خون دل میں انگلیاں ڈبو کر لکھا گیا ہے۔ ہماری نظر میں یہ کتاب اسلام اور پاکستان سے محبت کرنے والوں کے لئے اہم دستاویز ہے جس کا مطالعہ ایمان کو ایک نئی جلا بخشتا ہے۔

دنیا بھر کے مناظرین و مبلغین اور فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرنے والوں کے لئے خوشخبری

قادیانی شبہات کے جوابات

مسئلہ ختم نبوت‘ رفع و نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور کذب مرزا پر امت محمدیہ ﷺ کے علماؤ اہل قلم نے گرانقدر کتب تحریر فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کے حکم کی تعمیل میں ان رشحات قلم اور بکھرے ہوئے موتیوں کی آب دار مالا تیار کر دی گئی ہے۔اس نئی ترتیب میں جدید و قدیم قادیانی اعتراضات کے جامع و مانع مسکت‘ دندان شکن جوابات جمع کر دیئے گئے ہیں۔

خصوصیات

الف...... عقیدۂ ختم نبوت پر قرآن و سنت اور اجماع امت کے دلائل ہیں۔

ب...... مسیلمہ کذاب سے قادیانی کذاب تک تمام بے دین و بددین افراد و جماعتوں کے جملہ اعتراضات کے جوابات میں مناظرین اسلام نے جو کچھ ارشاد فرمایا سب کو جمع کر دیا گیا ہے۔

ج...... مناظر اسلام حجۃ اللہ علی الارض حضرت مولانا لال حسین اخترؒ فاتح قادیان استاذ المناظرین مولانا محمد حیاتؒ کی عمر بھر کی ریاضت دفتنہ قادیانیت سے متعلق ان کی علمی محنت کو انہی کی نوٹ بکوں کی مدد سے مرتب کیا گیا ہے۔

د...... پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ‘ مولانا سید محمد علی مونگیریؒ‘ مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ‘ مولانا محمد چراغؒ‘ مولانا محمد سلیم دیوبندیؒ‘ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ‘ مولانا ابراہیم سیالکوٹیؒ‘ مولانا عبداللہ معمارؒ نے قادیانی شبہات کے جوابات میں جو کچھ فرمایا وہ سب اس کتاب میں سمو دیا گیا ہے۔

ھ...... مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ سے دوران تعلیم مولانا بشیر احمد فاضل پوری اور مولانا اللہ وسایا نے جو کچھ تحریری طور پر محفوظ کیا‘ اسی طرح مناظر اسلام فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ سے حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی‘ مولانا عبدالرحیم اشعر‘ مولانا خدا بخش‘ مولانا جمال اللہ الحسینیؒ‘ مولانا منظور احمد الحسینی‘ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور دیگر حضرات نے جو کچھ پڑھا‘ مطبوعہ یا مخطوط جو بھی میسر آیا موقعہ بموقعہ اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔

الحمد للہ! اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے یہ ایک ایسی دستاویز تیار ہو گئی ہے جسے قادیانی شبہات کے جوابات کا انسائیکلو پیڈیا قرار دیا جا سکتا ہے۔ پہلا حصہ جو ختم نبوت کے مباحث پر مشتمل ہے شائع ہو گیا ہے۔ قیمت ۶۰ روپے بذریعہ ڈاک ۸۰ روپے وی پی نہ ہو گی۔

نوٹ: پہلے اس کا نام ”ختم نبوت پاکٹ بک“ تجویز ہوا تھا مگر اب ”قادیانی شبہات کے جوابات“ نام رکھا گیا ہے۔

ملنے کا پتہ: ناظم دفتر مرکزیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان‘ فون: 514122

REGD. NO. SS-160

ردقادیانیت پر علماء کرام کی سہ ماہی تربیتی کلاس

* عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں گاہے بگاہے رد قادیانیت پر تیاری کے لئے فارغ التحصیل علماء کرام کی سہ ماہی کلاس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔
* یکم محرم الحرام ۱۴۲۱ھ سے ایک کلاس جاری کی جارہی ہے۔ یہ کلاس ۳۰ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ کو اختتام پذیر ہوگی۔
* جو حضرات اس میں شریک ہونا چاہیں وہ درخواستیں بھجوادیں۔
* کلاس میں شرکت کے خواہش مند حضرات کا وفاق المدارس پاکستان یا کسی مستند دینی ادارہ کا جید جدا میں سندیافتہ ہونا ضروری ہے۔
* ان حضرات کو قیام وخوراک کے علاوہ آٹھ سو روپے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔
* امتحان پاس کرنے والے حضرات کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ میں بطور مبلغ کے بھی رکھا جاسکتا ہے۔
* جملہ خواہش مند رفقاء سادہ کاغذ پر بمعہ مکمل پتہ کے درخواست بھجوادیں اور سندات ہمراہ لف کریں۔
* تعلیم یکم محرم الحرام ۱۴۲۱ھ کو شروع ہو جائے گی۔

درخواست ورابطہ کے لئے : مرکزی ناظم اعلیٰ

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون :514122